بفیض تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیٰ حضرت سرکار حضور مفتی اعظم ہند بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

هداية البرية الى الشريعة الاحمدية

مصنف

خاتم الحکما استاذ العلما حضرت علامہ مفتی محمد نقی علی خاں صاحب قبلہ
پدر و استاذ سرکار اعلیٰ حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہما

شائع کردہ
رضا اکیڈمی
۲۶ کامبیکر اسٹریٹ۔ بمبئی ۳

Scanned with CamScanner

نتیجہ ہے یہ اقوالِ پیمبر بھول جانے کا — ۹۲/۸۶ ۔ — جہاں میں جس طرف دیکھو مسلماں ہی پریشاں ہے
نہ سنبھلو گے تو مٹ جاؤ گے اے ہندی مسلمانو! — تمہاری داستاں تک بھی نہ ہوگی داستانوں میں

مختصر تعارف: "ہدایۃ البریۃ الی الشریعۃ الاحمدیۃ" از عبد الصمد قادری

بحمدہ تبارک وتعالیٰ تین اعتقادی رشتے اور رسائل بدرلٹ وغیرہ کتابیں نیٹ پر ڈالنے کے بعد اب خاتم الحکماء، استاذ العلماء حضرت علامہ مولانا مفتی **نقی علی خان** صاحب قبلہ برکاتی پدر و استاذ سرکار اعلیٰحضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی مذکورہ کتاب واٹساپ وغیرہ پر قارئین مطالعہ کریں ــــ

اس کتاب کو بفضلہ تبارک وتعالیٰ ۱۴۲۱ھ مطابق ۲۰۰۰ء میں کتابت نو سے آراستہ کروانے کے بعد رضا اکیڈمی بمبئی کے ذریعہ شائع کروا کر فقیر قادری نے دور دراز علاقوں تک پھیلانے کی کوشش کی تھی۔ اس کتاب میں حضرت نے اپنے زمانے کے دس فرقوں کے فساد کا ذکر فرماتے ہوئے ان سے بچنے کی تاکید و تلقین فرمائی ہے اور اس کے اختتام پر بطور ضمیمہ راقم نے ص ۵۷ تا ۶۴ دور حاضر کے سب سے زیادہ خطرناک اور بھیانک فرقہ، فرقۂ وہابیہ دیوبندیہ وغیرہ سے بچنے کے لیے کچھ قیمتی تحریریں شامل کتاب کر دی ہیں تاکہ اس دور صلح کلیت میں اہل اسلام مرتدین و مبتدعین کے ساتھ ہی ساتھ کھلے کفار و مشرکین سے بھی دور و نفور رہ کر اپنے اور اپنے اہل و عیال و عزیز و اقارب کے دین و ایمان کو بچائیں اور دارین کی کامیابی و کامرانی حاصل کریں۔

۲۰/۲۱ سال گزر جانے کے سبب یہ کتاب مارکیٹ میں نایاب تھی اس لیے ہمارے دینی و ایمانی بھائی عرفان رضا قادری نے وطن سے کافی دور رہ کر نیٹ پر ڈال کر عالم اسلام میں پھیلانے کی سعی جمیل انجام دی ہے۔ مولائے کریم ان کی اور ہم سب کی کوششیں جو صرف رضائے الٰہی اور خوشنودی پیارے مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء کی نیت سے کی گئی ہیں اپنی بارگاہ میں قبول و مقبول فرمائے اور تاحیات مسلک رضویت کی ترویج و اشاعت میں ہی زندگی کے قیمتی لمحات گزارتے ہوئے خاتمہ بالخیر فرمائے۔ قبر و برزخ کی منزل آسان فرمائے اور میدان محشر میں سرکار مدینہ علیہ الصلاۃ والسلام کی شفاعت نصیب فرمائے۔ آمین ثم آمین

حق پہ رہو ثابت قدم باطل پہ شیدائی نہ ہو — تاکہ دنیا آخرت میں تجھ کو رسوائی نہ ہو

پیش کردہ:- فقیر عبد الصمد قادری رضوی نوری - قادری منزل - رفیع گنج ضلع اورنگ آباد بہار (انڈیا)
۲۰ شوال المکرم ۱۴۴۳ھ مطابق ۲۲ مئی ۲۰۲۲ء یکشنبہ
Mob:- 9764135477 — 6204351217

عقائد واعمال کی درستی، نفس کے دھوکوں سے بچنے اور اپنی ہر
عبادت کو معیار شریعت وطریقت پر ادا کرنے کے لیے

آپ

خاتم الحکما استاذ العلما حضرت علامہ مولانا مفتی محمد نقی علی خاں صاحب قبلہ پدر واستاذ
سرکار اعلیحضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہما
کا ایک رسالہ مسمی بہ

ہدایۃ البریۃ الی الشریعۃ الاحمدیۃ

کا

ضرور مطالعہ کریں!

بفیض: تاجدار اہلسنت شہزادۂ اعلیحضرت سرکار حضور مفتی اعظم بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

تحشیہ

حضرت مولانا محمد عبد الصمد القادری صاحب تلمیذ وخلیفہ حضور بدر ملت علیہ الرحمۃ
خادم مدرسہ قادریہ رضویہ، رضا نگر روڈ۔ رفیع گنج، اورنگ آباد (بہار)

شائع کردہ

رضا اکیڈمی
۲۶ کامبیکر اسٹریٹ۔ بمبئی ۳

اشاعت ثانیہ ۱۴۲۱ھ | ہدیہ ۲۵/

سلسلہ اشاعت نمبر — ۳۴۲

۷۸۶
۹۲

عرض حال

الحمد للہ رب العٰلمین فقیر قادری غفرلہ، خاتم الحکماء، استاذ الفقہا حضرت علامہ مولانا مفتی نقی علی خاں صاحب قادری برکاتی بریلوی قدس سرہ القوی کی گراں قدر تصنیف ہدایۃ البریہ کی نئی کتابت اور مختصر حاشیہ کے ساتھ قوم کے سامنے پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔ تقریباً ۲۵ سال قبل اس کتاب کو امام النحو صدر العلماء حضرت علامہ مولانا سید غلام جیلانی صاحب قبلہ میرٹھی علیہ الرحمۃ والرضوان نے کتب خانہ سمنانی اندر کوٹ میرٹھ سے شائع کرایا تھا جو اس وقت کتب خانوں میں نایاب تھی۔

لہٰذا اس رسالہ مبارکہ کو عمدہ کتابت و طباعت کے ساتھ منظر عام پر لانے کی میں نے کوشش کی اور بہ نیت خیر خواہی مسلمین کتاب کے اخیر میں سرکار اعلیٰحضرت کے چند فتاوے بطور ضمیمہ اضافہ کیا اور بعد از تصحیح کتابت برادر طریقت الحاج سعید نوری جنرل سکریٹری رضا اکیڈمی بمبئی کے حوالہ کیا جنہوں نے اپنے ادارہ سے طبع کروا کر قوم مسلم پر احسان فرمایا۔

ارشاد نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تعمیل میں ہم برادران دینی اور معاونین کا شکریہ ادا کرتے ہیں خصوصاً حضرت مولانا محمد رحمت علی مصباحی بانی مجلس اصحاب قلم نوری مسجد کلکتہ کا کہ جنہوں نے تحشیہ و تصحیح میں فقیر کی مدد کی اور مولانا شمس الدین رضوی فیضی ہزاریباغوی کلکتہ کا جنہوں نے رسالہ ہذا کو کتابت سے آراستہ کر کے فقیر قادری کا تعاون کیا۔

مولیٰ تبارک و تعالیٰ اس مبارک تصنیف کو بطفیل سرکار مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء مقبول خاص و عام فرمائے اور جملہ معاونین خصوصاً اراکین رضا اکیڈمی کی ان گرانقدر خدمات کو قبول فرمائے اور مزید مسلک اعلیٰحضرت کی ترویج و اشاعت کی توفیق بخشے اور تمام سنی مسلمانوں کو ایمان و سنت پر خاتمہ نصیب فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم۔

فقط والسلام۔ عبد الصمد القادری الرضوی النوری۔

۷ رصفر ماہ اعلیٰحضرت ۱۴۲۱ھ ہجری جمعہ مبارکہ۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ط

ھُوَ الَّذِیۡ بَعَثَ فِی الۡاُمِّیّٖنَ رَسُوۡلًا مِّنۡھُمۡ یَتۡلُوۡا عَلَیۡھِمۡ اٰیٰتِہٖ وَیُزَکِّیۡھِمۡ وَیُعَلِّمُھُمُ الۡکِتٰبَ وَالۡحِکۡمَۃَ وَاِنۡ کَانُوۡا مِنۡ قَبۡلُ لَفِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ط

پس از حمد و نعت واضح ہو کہ اس زمانۂ پر آشوب میں ایک عالم حدِ شرع سے تجاوز اور اس میں مداخلت بیجا کرتا ہے ہر جاہل کا عقیدہ جدا اور عمل کا طریقہ نیا ہے خصوصًا دس فرقوں نے عجب طرح کا فساد برپا کیا ہے۔ لہٰذا فقیر سراپا معصیت **محمد نقی علی** محمدی حنفی بریلوی عاملہ اللّٰہ بلطفہ الخفی الحفی الوفی بنظرِ خیر خواہی و نصیحت برادرانِ دینی یہ چند کلمات مسماۃ بہ **"ہدایۃ البریہ الی الشریعۃ الاحمدیہ"** علیٰ صاحبہا الصلوٰۃ والتحیۃ ان کی خدمت میں گذارش کرتا ہے اگر پسند فرماویں عاجز کے حق دعائے خیر کریں اور جو ناگوارِ طبع ہو معذور رکھیں کہ باوجود قدرت اِزالۂ منکراتِ شرعیہ واجب اور بخوف و لحاظ خلق اِخفائے حق سخت نامناسب سوا اس کے حق گو بظاہر تلخ ہو نفع سے خالی نہیں، واللّٰہ الموفق و بہ نستعین۔

فرقہ اولیٰ نے اپنی عقلِ ناقص کو امام بنایا ہے۔ اور اپنے زعم فاسد میں عقل کل بن بیٹھا ہے۔ مسئلہ جبر و قدر اور مشاجرات صحابہ اور ان کی امثال میں دخلِ بیجا اور آیاتِ متشابہات اور احکام غیر معقول المعنی اور خدا کی باریک حکمتوں اور اسرار میں جن کا سمجھنا ہر کس و ناکس کا کام نہیں فکر بیہودہ کرتے ہیں اور جو بات سمجھ میں نہیں آتی اس سے صاف منکر ہو جاتے ہیں ہر چند عقل مدار تکلیف اور انسان و دیگر انواع حیوان میں ما بہ الامتیاز ہے مگر افراد انسانیہ اس میں متفاوت

عقل انبیا علیہم السلام عقل عوام سے بالبداہۃ ازید و اکمل ہے بلکہ عوام میں بھی تفاوت بیّن خصوصًا جب اس کے ساتھ علم و تجربہ بھی حاصل ہو ایسے شخص کی بات دوسرے واجب التسلیم اور اس کام میں دخل دینا فضول سمجھتے ہیں لہٰذا طبیب کے کہنے پر بلا دریافت مزاج وخاصیت دوا اور بدون تشخیص مرض بے تامل عمل کرتے ہیں، اسی طرح نور نبوت کے حضور سر جھکا دیں جو ارشاد ہو بے چون وچرا بجا لاویں اپنی عقل کو دخل نہ دیں اور جو نہ بتایا اُس کی فکر میں نہ پڑیں کہ نہ بتانا بھی حکمت ہے گو سمجھ میں نہ آوے وہ حکیم مطلق ہے فضول وعبث کو اس لے سرا پردۂ حکمت کے پاس گذر نہیں وَاللّٰہُ اَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ کس تصریح سے فرماتے ہیں ہم جانتے ہیں اور تم نہیں جانتے، اسی جگہ سے کہتے ہیں لاادری آدھا علم ہے۔ وَالراسخون فی العلم یقولون اٰمنا بہٖ کل من عِنْدِ رَبِّنَا وَمَا یَذَّکَّرُ اِلَّآ اُولُوا الْاَلْبَابِ یہ آیت صاف صریح خبر دیتی ہے کہ دانشمند ایسی باتوں میں جو شرع نے نہ بتائیں خوض نہیں کرتے اور انھیں اس حیثیت سے کہ مولیٰ کی باتیں مانتے ہیں اگرچہ عقل اُن کی حقیقت نہ دریافت کرے۔ شیطان نے حکمِ الٰہی میں دخل دیا کہ آدمی خاک اور میں آگ سے پیدا ہوا مجھے اس کے سامنے جھکنا زیب نہیں دیتا اس حال کو پہنچا۔ علما فرماتے ہیں احکام غیر معقول المعنیٰ میں کچھ حکمت نہ ہو یہی کافی ہے کہ کون بندہ خالص ہمارا حکم اس نظر سے کہ ہمارا حکم ہے مانتا ہے اور کون سرکش متمرد شیطان کی طرح چون وچرا کرتا ہے؟ جس نے عقل کو مدار شرع ٹھہرایا کہ جس بات کو عقل اس کی نہ پہنچے شک اور تردد کو جگہ دے وہ بندۂ عقل اور شیطان کا ساتھی ہے، توحید و رسالت کے دلائل دیکھے اور خدا اور رسول پر یقین کامل حاصل کرے اُس وقت کوئی شک اور تردد نہ رہے گا اور جو کچھ پیغمبر نے مالک حقیقی کی طرف سے پہنچایا بے تردد وتشویش قبول کریگا جس عامی کا ایمان ناقص اور خدا ورسول پر یقین کامل نہیں شیطان اسے سادہ لوح

لہ اور پختہ علم والے کہتے ہیں ہم اس پر ایمان لائے سب ہمارے رب کے پاس سے ہے اور نصیحت نہیں مانتے مگر عقلمند۔

Scanned with CamScanner

اور احمق پاکر مسئلہ جبر و قدر و آیات متشابہات وحقیقت روح و عدد موکلان، دوزخ و مشاجرات وصحابہ و مسح سر و رمی جمار کے بھید اور اسی قسم کے احکام و اسرار کے خوض میں مبتلا کرتا ہے۔ تا الحاد و زندقہ و جبر و قدر و خروج و رفض و تشبیہ و تعطیل کی گھاٹی میں ہلاک کرے وہ نادان اُس کے دامِ فریب میں آکر ان باتوں میں فکر بیہودہ کرتا ہے۔ قہر تو یہ ہے کہ جب کوئی صنعت انسانی سمجھ میں نہیں آتی کہتا ہے صانع کے کمال میں شک نہیں گو میں بدون اس کے کہ مدت تک اس کی شاگردی کروں اور شروع سے حسبِ قاعدہ سیکھوں حقیقت اس صنعت کی کما ینبغی نہیں دریافت کر سکتا ہے اور اسرار شرعیہ کی نسبت اس قدر اعتقاد بھی گوارا نہیں جو اسرارِ شریعت وحقائقِ طریقت علما و مشائخ نے ہزار ریاضت و تخلیہ کے بعد حاصل کیے با این عقل و دانش بلا محنت و مشقت سمجھا چاہتا ہے اور ان کے ساتھ ایسے امور میں بھی کہ اولیائے رحمت و مجتہدین ملّت کو دم مارنے کی مجال نہیں دست اندازی کرتا ہے اگر شوقِ ادراک ہے علومِ دین کی تحصیل میں کوشش اور مجاہدہ و ریاضت میں سعی کر اس سے بہت بھید منکشف ہو جاویں گے۔ اور جو قابلِ انکشاف نہیں ان کی نسبت یہ اعتقاد جم جاوئے گا کہ یہ اسرار میری سمجھ سے ورا ہیں یہ کیا ضرور ہے کہ خدا کے سب بھید اور اس کے سب احکام کے اسرار مجھے معلوم ہو جاویں بلکہ نہ معلوم ہونا ضرور ہے ورنہ علمِ الٰہی سے ایک طرح کی مساوات لازم آوئے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام جیسے جلیل القدر پیغمبر افعالِ خضر اور اقوال چوپان کی حقیقت کو نہ پہنچے ہر کس و ناکس خدا کے سب افعال و احکام کے بھید کب سمجھ سکے جو میوہ حضرتِ مریم کو عطا ہوا زکریا علیہ السلام کی زبان تک مزا اس کا نہ پہنچا اور سر ابو البشر علیہ السلام پر ظاہر ہوا ملائکہ کرام باوجود تجرد تام اس سے آگاہ نہ ہوئے آخر بہزار عجز قصور فہم کا اعتراف کیا" سُبْحَانَكَ[1] لَا عِلْمَ لَنَا إِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ

[1] پاکی ہے تجھے ہمیں کچھ علم نہیں مگر جو تو نے ہمیں سکھایا۔ بیشک تو ہی دانا حکمت والا۔ ۱۲

Scanned with CamScanner

اے عزیز اس کی ادنیٰ مخلوق میں اس قدر عجائب و غرائب اور حکمتیں اور اسرار مودع ہیں کہ نفوسِ قدسیہ اور عقولِ کاملہ کہ ظلماتِ مادیہ اور کدورات جسمانیہ سے منزہ ہیں ادراک سے قاصر اور دانایانِ عالم اور عقلائے جہاں ان کے دریافت سے عاجز ؎

زہے صنع نہان و آشکارا کہ کس را جز خموشی نیست یارا

چیونٹی جسے تو اضعفِ مخلوقات اور احقر موجودات جانتا ہے بزبانِ حال کہتی ہے اے غافل نقاش ازل کی حکمت و صنعت مجھ میں دیکھ کر مجھ سے ناچیز کو باوجود صغر جثہ ہاتھ پاؤں عنایت کیے اور اس چھوٹے سر میں بہت غرفے بنائے کسی میں قوتِ ذائقہ اور کسی میں باصرہ رکھی اور جو چیزیں تحصیل غذا اور اکل و ہضم کے لیے درکار ہیں سب عنایت فرمائیں وہ ناک مجھے دی کہ دور سے ہر چیز کی بو سونگھ لیتی ہوں اور وہ قدرت مجھے بخشی کہ جس جگہ تو کھانا رکھتا ہے پہنچکر بفراغ خاطر نوش کرتی ہوں تو زراعت کرتا ہے میں کھاتی ہوں تو نفیس کھانے پکاتا ہے میں نوش فرماتی ہوں تو تمام عالم کو اپنے لیے مخلوق جانتا ہے اور میں کہتی ہوں کہ خدا نے تجھ سے مخلوق بے نظیر کو میری خدمت کے لیے پیدا کیا اسی طرح ہر مخلوق اس کی صفت و ثنا کرتی ہے اور کمالِ صنعت و حکمت کی گواہی دیتی ہے مگر سننے والا اور سمجھنے والا کہاں وہ خود فرماتا ہے : وَاِنْ مِنْ شَیْءٍ اِلَّا یُسَبِّحُ بِحَمْدِهٖ اور نہیں کوئی چیز مگر تسبیح کرتی ہے ساتھ حمد رَبِّهٖ وَلٰکِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِیْحَهُمْ ط اپنے رب کے۔ ولیکن تم نہیں سمجھتے ۱۲۔

ایک ہری لکڑی سے آگ نکلتی ہے اور باوجود حرارت و یبوست طبعی اُسے خشک نہیں کر سکتی اور باہر نکلنے کے بعد جلا دیتی ہے جذبِ مقناطیس و اسہال سقمونیا کے سبب میں سب عقلا حیران اور شمع و پروانہ گل و بلبل کے معاملے میں ایک عالم متحیر، عقل کیا چیز ہے کہ حکیم مطلق کی سب حکمتیں اور اس کے سب احکام کے بھید کما ینبغی دریافت کر سکے۔ عقل کا کام ان احکام میں یہ ہے کان لگا کر سنے کیا حکم آتا ہے اور

طریق تعمیل کیا ہے نہ یہ کہ کیوں حکم دیا اور اس میں کیا فائدہ ہے خوان نعمت پاوے اور اس فکر میں پڑے یہ کھانا کس طرح اور کس جگہ اور کس برتن میں پکا، یہاں تک کہ لوگ کھا جاویں اور وہ مونہہ دیکھتا رہ جاوے اس سے زیادہ احمق کون ہے ؎

زین خرد بیگانہ می باید شدن دست در دیوانگی باید زدن ؎[1]

آزمودم عقل دور اندیش را بعد زین دیوانہ خوانم خویش را

اظہر اشیا اپنی ذات وصفات ہیں اور علم ان کا حضوری مگر حقیقت و ماہیت ان کی عوام کو معلوم نہیں ہوتی بلکہ اکابر علمائے میزان نے بھی تحدید اعیان عسیر سمجھی ؎

عیاں نشد کہ چرا آمدم کجا بودم دریغ و درد کہ غافل زکار خویشتم

بھلا جس عقل پر اعتماد کرتا ہے اسی کی حقیقت بتا کیا ہے جب وہ اپنی حقیقت نہیں جانتی خدا کی باریک حکمتیں کب جانے گی۔ خواجہ ابو القاسم فرماتے ہیں: جو اپنی عقل پر اعتماد کرتا ہے جہل مرکب میں مبتلا ہے کہ کچھ نہیں جانتا اور آپ کو دانا سمجھتا ہے خصوصاً امر دین میں اُسے حاکم ٹھہرانا اور جس امر شرعی کو عقل اپنی ادراک نہ کرے نہ ماننا حکم شاہی بدون منظوری اس کے ادنیٰ نوکر کے رد کرنا ہے، عقل کیا چیز ہے کہ حکم خدا و رسول میں دخل دے ؎

مصطفےٰ اندر میاں انگہہ کسی گوید عقل آفتاب اندر جہاں انگہہ کسے جوید سُہا[2]

صوفیۂ کرام فرماتے ہیں مراد عقل اول سے جس کی نسبت اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ العقل وارد حقیقت محمدی اور روح مبارک اُس جناب کی ہے کہ عالمِ قدس میں مربّی ارواح تھے اور جوہر بدن سے متعلق ہو کر ہدایت وارشادِ عالم میں مشغول ہوتے پس عقولِ انسانیہ اس عالم اور اس عالم میں اُسی سے فیض حاصل کرتی ہیں جیسے ذرے آفتاب سے کہ جب وہ نکلتا ہے یہ چمکتے ہیں اور ظاہر کہ عکس اصل سے معارض نہیں ہوتا اسی لیے ہزاروں عقلائے نور نبوت کے معارضہ سے عاجز آئے، وہب بن منبہ کہتے

ہیں میں نے اکثر کتابوں میں لکھا دیکھا کہ عقل سارے جہان کی عقل محمدی سے وہ نسبت رکھتی ہے جیسے ایک دانہ ریت کا ریگستان دنیا سے اور جس طرح حکم الٰہی و ارشاد نبوی میں چون و چرا بیجا ہے اسی طرح بعض آیات و احادیث پر اقتصار اور بعض سے مانند یہود کے جن کے حق میں اَفَتُؤمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ[1] وارد اعراض نرا مالیخولیا ہے کہ ایمان تصدیق بجمیع ماجاء بہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم من عند اللہ سے عبارت ہے۔ پس صرف آیۃ کریمہ وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيَظْلِمَهُمْ وَلٰكِنْ كَانُوٓا أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ[2] پر نظر کر کے بندے کو خالق افعال ٹھہرانا اور تقدیر ازل سے منکر ہو جانا یا کریمہ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُونَ[3] پر اقتصار کر کے جبر اختیار کرنا سخت جہالت ہے جس حال میں مضمون دونوں آیتوں کا واجب التسلیم اور ان میں بظاہر تناقض و تعارض ہے اور وجہ ترجیح متحقق نہیں بلکہ احادیث صحیحہ سے مذہب جبریہ و قدریہ مردود تو سوا تطبیق کے مخلص نہیں اور وہ مذہب اہلسنت میں منحصر کہ لَا جَبْرَ وَلَا قَدْرَ وَلٰكِنْ اَمْرٌ بَيْنَ اَمْرَيْنِ یعنی انسان اپنے افعال و حرکات میں من وجہ مجبور اور من وجہ مختار ہے۔ پہلی آیت میں باعتبار ثانی اسے مختار ٹھہرایا اور دوسری میں بنظر وجہ اول جبر کی طرف اشارہ فرمایا اس طریقے سے دونوں آیتوں کے مضمون پر اعتقاد حاصل ہوتا ہے بخلاف مذہب جبر و قدر کے کہ بر تقدیر اول آیت اولیٰ اور درصورت ثانی آیت ثانیہ کا انکار لازم آتا ہے پس جبر و قدر قانون اسلام پر کسی طرح صحیح نہیں۔ باقی رہے کفار سو قطع نظر اس سے کہ اکثر اہل ملت و فلاسفہ کو مجال بحث نہیں کہ اصل اعتراض ان کے اصول پر بھی وارد جواب تحقیقی جملہ شکوک کا کتب کلامیہ میں موجود مگر راہ سالم یہ ہے کہ توحید و رسالت اور قرآن کی

---

[1] تو کیا خدا کے کچھ حکموں پر ایمان لاتے اور کچھ سے انکار کرتے ہو۔
[2] تو اللہ کی شان نہ تھی کہ ان پر ظلم کرتا بلکہ وہ خود ہی اپنی جانوں پر ظالم تھے۔
[3] اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا اور تمہارے اعمال کو۔

Scanned with CamScanner

حقیقت بدلائل و براہین ثابت کریں بعد تسلیم ان امور کے اس تقریر میں انھیں بھی دم مارنے کی مجال نہ رہے گی کہ اذہانِ قاصرہ بسبب غلبۂ وہم حقیقت امر کو نہیں پہنچے لہٰذا دلائل تحقیقی سے کہ بس دقیق اور باریک مقدمات پر مبنی ہیں اذعان حاصل نہ کریں گے اس لیے عوام کو اس مسئلہ میں خوض ممنوع ہے ان کے لیے صرف یہ تقریر اور احادیث کہ طرفین افراط و تفریط کے ذم میں وارد کافی۔ امام احمد اور ابو داؤد ابنِ عمر رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قدریہ اس امت کے مجوس ہیں اگر بیمار ہوں عیادت نہ کرو اور جو مرجاویں ان کے جنازے پر حاضر نہ ہو۔ مسلم ترمذی ابو داؤد کی حدیث میں ہے میری امت میں خسف و مسخ مکذبانِ قدر میں واقع ہوگا۔ ترمذی میں ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً مروی میری امت سے دو گروہ کو اسلام سے بہرہ نہیں مرجیہ و قدریہ۔ اور ابن عساکر اور طبرانی کی حدیث طویل میں ہے وہ بہشت میں نہ جاویں گے اور ابو سعید رضی اللہ عنہ حضرت رسالت مآب علیہ الصلوٰۃ والتحیہ سے روایت کرتے ہیں اُن سے جہاد کرنا فارس و دیلم و روم پر جہاد کرنے سے مجھے زیادہ پیارا ہے بالجملہ جن امور میں خوض ممنوع و مضر ہے یا ادراک ان کی حقیقت کا محال یا عوام کے منصب و مقام سے برتر ہے صرف قرآن و حدیث کی طرف رجوع کریں اور انھیں اپنا مرشد اور امام سمجھیں جو حکم دیں بجالاویں اور جس قدر بتاویں اس پر قناعت کریں ہٰذا واللہ ولی التوفیق یہدی من یشاء الیٰ سواء الطریق۔

دوسرا فرقہ:۔ استخراجِ احکام قرآن و حدیث سے سہل سمجھ کر اپنی عقلِ ناقص کو دخل دیتا ہے اور وزیر باتدبیر کا کام ایک نااہل بازاری کے سپرد کرتا ہے ہر چند قرآن و حدیث ایک دریائے بے ساحل ہے کہ طریقت و شریعت اس کی نہریں ہیں اور حقیقت و معرفت اس بحر زخار کی لہریں لیکن ہماری عقل کما ینبغی ادراک نہیں

Scanned with CamScanner

کرسکتی ہے

وَکل العلمِ فی القرآن لکن ؛ تقاصر عنہ[1] افہام الرجال

فہم لطائف ونکات منصب علمائے دین ہے وَتلک الامثال نضربھا للناس وَمَا یَعقلُھا اِلاَّ العالمون[2] اور استنباطِ احکام مخصوص بائمہ مجتہدین فَاعتبرُوا یااُولیِ الاَبصَار[3] منصب عوام ان کی تقلید اور پیروی میں منحصر ہے فاسئلوا اھل الذکر اِن کنتم لا تعلمون[4]۔ اور جو بات مجتہدین امت نے بعد غور کامل اور فحص بالغ اور تامل صادق باستقرائے ادلۂ شرع و مواضع اجماع و رعایت وجہ ترجیح و تطبیق و دفع تعارض وتمیز ناسخ و منسوخ و علم اقسام نظم و معنی و انواع حدیث و دریافت مورد و مقتضی وغیرہا امور کے استنباط کی واجب القبول ہے۔ ہر دانشمند پر ظاہر کہ صرف زبان دانی فہم مراد اور تعیین مطلب شارع کے لیے کافی نہیں ورنہ علم تفسیر کی حاجت نہ ہوتی اور تفسیر آیات کہ جناب سرور کائنات صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور صحابہ رضی اللہ عنہم سے منقول ہے معاذ اللہ اظہارِ ظاہر اور تحصیل حاصل قرار پاتی اور جو بدون اجتماع شرائط اجتہاد اپنی سمجھ پر اعتماد صحیح ہوتا ہزاروں ائمہ حدیث و تفسیر تقلید کیوں اختیار کرتے۔ دیکھو دعویٰ اجتہاد امام محمد بن جریر طبری کا باآں فضل و کمال مقبول نہ ہوا امام جلال الدین سیوطی رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے اجتہاد کا دعویٰ کیا معاصرین نے چند سوال متعلق باجتہاد فتویٰ ان کے پاس بھیجے ایک کا بھی جواب نہ دیا۔ آیا مدعیانِ عصر اس امام اجل حافظِ حدیث مفسّر بے بدل سے زیادہ لیاقت رکھتے ہیں کہ اجتہادِ مطلق کا دعویٰ کرتے ہیں۔ سبحان اللہ یہ موتھ اور یہ دعویٰ! مثل مشہور ہے "حلوا خوردن را روئے باید" ابن صلاح کہتے

---

[1] تمام علوم قرآن میں ہیں لیکن لوگوں کے فہم ان کے سمجھنے سے قاصر ہیں [2] اور یہ مثالیں لوگوں کے لیے ہم بیان کرتے ہیں اور نہیں سمجھتے ہیں اس کو مگر علم والے۔ [3] تو عبرت حاصل کرو اے نگاہ والو! - [4] تو اے لوگو علم والوں سے پوچھو اگر تمہیں علم نہیں۔

ہیں "مرتبۂ اجتہاد تین سو برس سے منقطع ہوگیا" علامہ شہاب بن حجر ہیثمی مدعی اجتہاد فتوے کو اپنے کام میں متحیر اور اندھی سواری پر سوار اور خبط میں گرفتار کہتے ہیں اور درمختار میں ہے ان المجتهد المطلق قد فقد واما المقيد فعلى سبع مراتب مشهورة واما نحن فعلينا اتباع ما رجحوه وصححوه كما لو افتوا في حياتهم الاشباه والنظائر میں خلاف ائمہ اربعہ کو مخالف اجماع لکھا ہے کہ تحریر میں اس کے نہ ماننے اور عمل نہ کرنے پر دعوی اجماع کیا ہے عامۂ اہلسنت نے تقلید امام معیّن کی اختیار فرمائی اور تقلید شخصی پر بھی اجماع عملی منعقد ہوگیا! امام شعرانی اور امام غزالی اور علامہ علی خواص اور امام الحرمین اور ابن السمعانی اور یحییٰ بن یحییٰ جامع موطائے امام مالک تقلید شخصی کے وجوب کی تصریح فرماتے ہیں پر ظاہر کہ اگر بلا استجماع شرائط اجتہاد ہر آیات وحدیث پر اپنی رائے سے عمل جائز اور اُس کے مفہوم ظاہری پر اعتقاد ضرور ہو تو ہر عامی کا اعتقاد و طریقۂ عمل جدا اور انتظام شرع درہم برہم ہو جائے لاکھوں ائمہ تفسیر وحدیث وفقہ گذرے کہ انھوں نے تقلید امام معین کی اختیار فرمائی کیا معاذ اللہ یہ سب گمراہ اور قرآن وحدیث کے برخلاف عامل تھے کیا ہدایت خاص اس شرذمۂ قلیلہ کے لیے ہے کہ ملک ہند میں ضعف اسلام دیکھ کر مجتہد بن بیٹھے۔ اصل یہ ہے کہ شیطان نے انھیں دامِ کبر ونخوت وغرور وپنداشت میں پھانسا ہے کہ باایں قلت بضاعت ائمہ دین کی ہمسری کا دعوی کیا ہے طحطاوی نے نقل کیا ہے کہ خارج مذاہب اربعہ سے اس زمانہ میں بدعتی اور دوزخی ہے۔ غضب تو یہ ہے کہ بعض عوام کالانعام بھی مدعی اجتہاد ہیں قرآن مجید اور مشکوٰۃ یا مشارق کا اردو ترجمہ دیکھکر ابوحنیفہ وشافعی بن بیٹھے، ائمہ مجتہدین پر صدہا اعتراض کرتے ہیں اور مذاہبِ اربعہ کو چوراہہ کہتے ہیں بلکہ عقائد اہلسنت میں کہ سواد اعظم نے باستجماع ومراعات امور ضروریہ کے منقح ومدلل کردیئے اور سب اشعریہ ماتریدیہ

Scanned with CamScanner

نے سلفاً و خلفاً معتبر رکھے دخل در معقولات کرتے ہیں ہر چند کہا جاتا ہے متمسک متروک الظاہر واجب التاویل ہے کہ بیس معارض اس کے قرآن وصحاح میں موجود یا اس کی صحت میں نقادانِ فن کو کلام ہے یا معتزلہ یا خوارج یا نواصب یا ظاہریہ وغیرہا بدمذہبوں نے اس سے استدلال کیا اور علمائے اہلسنت نے طرح طرح سے جواب دیا ہے نہیں سنتے، اعمال ایک طرف یہ بزرگوار عقائد اہل حق سے ہاتھ دھو بیٹھے اچھے خاصے بدمذہب ہو بیٹھے نَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَمَا لَہٗ مِنْ ھَادٍ۔

تیسرا فرقہ حنفیت کا دعویٰ کرتا ہے اور جب کسی آیت، حدیث کا ترجمہ اپنے زعمِ فاسد میں خلاف مسئلہ امام کے پاتا ہے اس مسئلہ سے منکر ہو جاتا ہے۔ یہ سادہ لوح اسقدر بھی نہیں سمجھتے کہ مجتہد کے لیے کوئی دلیل ضرور ہوتی ہے گو عوام کے ہاتھ نہ آوے کہ وہ مظہر احکام ہے نہ شارع۔ پھر اگر قول مجتہد بادی النظر میں کسی دلیل کے خلاف معلوم ہو اور بدونِ استجماع اُن امور کے جو اس کام کے لیے ضرور ہیں اپنے زعمِ فاسد سے دلیل امام کو مرجوع سمجھ لیں تو اس سمجھ کا کیا اعتبار اور یہ کس طرح دریافت ہو کہ اس کے سوا کوئی دلیل ناسخ یا راجح ان کی متمسک سے مجتہد کے پاس نہیں بایں ہمہ تضعیف قول مجتہد سراسر خبط۔

چوتھا فرقہ جس مذہب کی جو بات اپنی عقل ناقص کو پسند آتی ہے مانتا ہے یہ بھی مکائد نفس سے ہے کہ اس کے حیلے سے کسی قدر خودسری اور بے تقیدی حاصل کرتا ہے درمختار میں نقل کیا حکم ملفق اور رجوع تقلید سے بالاتفاق باطل ہے اور خلافِ قاضی مجتہد کے ساتھ مخصوص قضائے مقلد خلاف اپنے مذہب کے نافذ نہیں اور اسی میں ہے اَنَّ المجتھد المطلق قد فقد واَما المقید فعلی

سبع مراتب مشهورة و اما نحن فعلینا اِتّباع مارجحوه وصححوه الخ یعنی مجتہدِ مطلق مفقود ہوا اور مقید ساتؔ مرتبوں مشہورہ پر ہے اور ہمیں اس کی پیروی جسے انہوں نے ترجیح دی یا اس کی تصحیح کی لازم اور کتب میں مصرح ترجیح ایک مذہب کی مذاہب مختلفہ سے بدون مشاہدۂ چشمہ شریعت اولیٰ جائز نہیں اور مشاہدہ مذکورہ اس زمانہ میں حکم عنقا کا رکھتا ہے الحاصل مدار عقائد واعمال کا دس پانچ آیتیں یا اردو فارسی کی دو چار کتابیں دیکھنے پر نہیں بہت کچھ درکار ہے، ان نادانوں نے شرع کو کھیل ٹھہرایا ہے اور اپنی رائے کا تابع سمجھا ہے لاحول ولاقوۃ اِلا باللہِ العلی العظیم۔

پانچواں فرقہ:۔ علم کو منطق وطبیعی والٰہی و ریاضی میں منحصر سمجھتا ہے دو چار کتابیں ان فنوں کی پڑھکر علوم شریعت میں دست اندازی اور کتب دینیہ پڑھانی اور تفسیر حدیث ومسئلہ فقہ بتانے میں بے باکی کرتا ہے کچھ پرواہ نہیں کہ تفسیر بالرائے میں کیا وعید وارد اور مسئلہ اپنی رائے سے کہنا اور علوم شریعت بدون سمجھے پڑھانا کس درجہ برا ہے صاحبوں کے نزدیک فلسفہ سے سب علوم آجاتے ہیں ہرچند منطق علوم دین کے سمجھنے میں مدد کرتا ہے اور فنون فلسفہ کا جاننا عقائد باطلہ فلاسفہ کے رد میں کام آتا ہے لیکن یہ دعویٰ حماقت پر مبنی ہے بلکہ ان فنون میں حد سے زیادہ غوض دل کو تاریک اور ایمان کو ضعیف کرتا ہے اسی وجہ سے یہ لوگ ارتکاب منہیات میں بیباک ہوتے ہیں اور اوامر شرعیہ سے کام نہیں رکھتے اور علوم شریعت وطریقت سے قلب کو روشنی اور ظلمات جسمانیہ اور کدورات نفسانیہ سے صفائی حاصل ہوتی ہے کہ علمائے دین فلسفہ کو بھی ادنیٰ توجہ والتفات سے سمجھ لیتے ہیں کس فلسفی نے بقوت فلسفہ علمِ دین میں کمال پیدا کیا اور کس عالم دین نے ادنیٰ توجہ سے فلسفہ کو حاصل نہ کرلیا، شیخ رئیس نے باآں فلسفیت اِمام محمد کی چند کتابیں دیکھ کر

اِنصاف کیا اگر عمرِ نوح مجھے عطا ہو اس فاضلِ اجل کے مرتبہ کو نہ پہنچوں بالجملہ ان علوم میں حاجت سے زیادہ توغل بے کار ہے جو انھیں مقصود بالذات سمجھکر پڑھتا پڑھاتا ہے نہ اسے کچھ فائدۂ معتدبہ دنیا کا حاصل نہ اس کے تعلیم و تعلّم کا ثوابِ آخرت مرتب ہے

درس گر قربت نہ باشد زو غرض   لیس درسا انہ بئس المرض

نہ ایسے شخص کو مولوی کہنا لائق نہ وہ تعظیم علم کا مستحق بلکہ امام جلال الدین سیوطی اور امام نووی اور ابن صلاح اور حافظ سراج الدین قزوینی وغیرہم اکابر امت ان فنون کو حرام فرماتے ہیں شاید کوئی بے ادب کہے یہ حضرات فنون فلسفہ کے ماہر نہ تھے وَالناس اَعداءُ لماجھلوا لہذا دو چار قول ماہرین کے نقل کیے جاتے ہیں؛ امام حجۃ الاسلام محمد غزالی مدتوں فلسفہ اور کلام میں مشغول رہے آخر عمر میں تحریم کی طرف رجوع فرمائی اور وقتِ انتقال بخاری شریف سینے پر تھی، امام فخر الدین رازی کہ اس فن میں بے عدیل اور لاثانی تھے فضول ہونا اس کا بیان کر کے کہتے ہیں جو میرا سا تجربہ کرے میری مانند واقف ہو، شہرستانی سے منقول ہے میں نے فلسفہ سے سوا حیرت و ندامت کے کچھ نہ پایا۔ ایک ماہر فلسفہ وقت مرگ کہتا اس فن سے سوا اس کے کہ ممکن مرجح کی طرف محتاج ہے کچھ نہ جانا اور افتقار مفہوم سلبی ہے دنیا سے چلا اور کچھ حاصل نہ کیا، ایک ظریف نے حکایت کی کسی شہر میں دو بھائی تھے ایک فقیہ دوسرا منطقی، منطقی نے فقیہ کو مرجعِ خلائق دیکھکر حسد کیا ہر وقت اُس کی ذلت کے درپے رہتا اتفاقاً اپنے باپ کے ساتھ ایک امیر کے گھر مہمان گئے میزبان نے دو انڈے ان کے سامنے رکھے منطقی نے کہا بھائی یہ کتنے انڈے ہیں؟ جواب دیا دو، کہا نہیں تین ہیں کہ وجود اثنین وجود مجموع من حیث المجموع کو مستلزم، ان کے والد نے ایک انڈا آپ لیا دوسرا فقیہ کو دیا اور منطقی سے کہا مجموع من

والد نے ایک انڈا آپ لیا دوسرا فقیہ کو دیا اور منطقی سے کہا مجموع من حیث المجموع کو آپ نوش کریں اسی طرح قیامت کو جب علما کی دواتوں کی سیاہی شہیدوں کے خون پر غالب آوے گی اور ان سے ارشاد ہوگا تم میرے نزدیک فرشتوں کے مانند ہو شفاعت کرو کہ تمہاری شفاعت قبول ہوگی اس وقت سمجھیں گے اشکال اربعہ کی بحث سے کچھ نتیجہ نہ نکلا اور درس شفا شمس بازغہ کی گرمی سے نجات نہیں بخشتا قاطیغوریاس اور ایساغوجی کی تحقیق بے ثمر تھی اور تعلم و تعلیم اشارات و افق المبین محض بے اثر ابھی تدبیر کام کے اختیار میں ہے فضولیات سے باز آویں اور علوم دین کی طرف توجہ کریں۔ کل حسرت و ندامت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا ہزار بار تمنا کریں گے نرد فنعمل غیر الذی کنا نعمل[1] کوئی نہ سنے گا۔

چند خوانی حکمتِ یونانیاں | حکمت ایمانیاں را ہم بخواں
دل منور کن بانوارِ جلی | چند باشی کاسہ لیس بوعلی[2]

قہر تو یہ ہے اوروں کی بھی راہ مارتے ہیں جو ان کے پھندے میں پھنستا ہی اثبات ہیولیٰ و صورت نوعیہ اور ابطال خلا و جزو لایتجزی میں عمر اپنی برباد کرتا ہے عبادت و معاملات کے مسائل ضروریہ سے بھی واقف بلکہ جس قدر ان فنوں میں زیادہ توغل کرتا ہے شرع سے بے باک اور ارتکابِ مناہی میں چست و چالاک ہوتا ہے ایسے لوگوں نے عوام کو علما سے بے اعتقاد کر دیا ع "بدنام کنندۂ نکونامے چند"

چھٹا فرقہ لنگوٹ بند فقیروں کا کہ شریعت سے اصلاً کام نہیں رکھتے بلکہ اوامر و نواہی شرع کو اہلِ ظاہر کے لیے مخصوص اور طریقت اور شریعت کو اپنی احولی سے دو راہیں متبائن سمجھتے ہیں حالانکہ ہر مطلب کی ایک راہ مقرر ہے طریقت بے شریعت حاصل نہیں ہوتی امام العارفین خواجہ بایزید بسطامی قدس سرہٗ

---

[1] ہم واپس بھیجے جائیں کہ پہلے کاموں کے خلاف کام کریں ۱۲ [2] حکمت یونانی جتنی بھی پڑھ لے، حکمت ایمانی کو بھی ضرور پڑھ۔ دل منور کر روشن انوار سے، چند روز بوعلی کا کاسہ لیس رہ۔

فرماتے ہیں اگر تم کسی کو ہوا پر اڑتے دیکھو جب تک شرع پر قائم نہ پاؤ کامل نہ
سمجھو، اسی لیے کہتے ہیں جو کشف باخارق بدون اتباعِ شرع حاصل ہو استدراج ہے اور
جس بات کو شریعت قبول نہ کرے باطل کل حقیقةٍ رَدَّتہُ الشریعة فھو زندقة[۱]
قال علیہ الصلوٰة والسلام مَن اَحدَثَ فی اَمرِنَا ھٰذا مالیسَ مِنہ فھُوَ رَدٌ[۲] سلف سے
اب تک جتنے کامل گذرے اتباعِ شرع میں مصروف رہے خود جنابِ ولایت مآب
نے جن کے اولیائے امت خوشہ چین ہیں غاشیۂ شریعت دوش ہمت پر رکھا اور ان
مدعان خامکار کو ترک فرائض وواجبات اور ارتکاب محرمات کی اجازت کہاں
سے ہوئی، طلب حقیقت بدونِ اتباعِ شریعت محال عادی ہے، جو نادان بے سیڑھی
کوٹھے پر چڑھا چاہے سودائی ہے اصل یہ ہے کہ نفس اباحت پسند بالطبع قید وبند سے
متنفر ہے اور شیطان اس کا مددگار جسے سادہ لوح اور احمق پاتا ہے بہکاتا ہے کہ
اہلِ طریقت کو شریعت سے کچھ کام نہیں وہ نادان اس کے دام فریب میں آکر شراب
بنگ زہر مار کرتا ہے اور نشے میں بے ہودہ بکتا ہے، احمق لوگ اسے مجذوب کہتے ہیں،
مجذوب ہر چند مرفوع القلم ہے لیسَ علی الخرابِ خراجٌ۔ لیکن نشے میں بہکنا جذب نہیں
ورنہ ہر کالستھ مجذوب ٹھہرے ان صاحبوں کو بھی شیطان نے دھوکا دیا ہے
تا اس کی طرح خراب کرے اور وہ ان کی خدمت اور اپنی شہرت سے خوش ہو کر
حرکات ناشائستہ پر ثابت قدم رہے ہلک الطالب والمطلوب بلکہ اکثر اوقات
بے نشے کے بہکتے ہیں اور کلماتِ کفر برملا بکتے ہیں کبھی فقیروں کو پیغمبروں پر ترجیح
دیتے ہیں کبھی معاذ اللہ خدا ٹھہراتے ہیں کونڈی سونٹے اور لنگوٹ، تسمے کی آیتیں
بناتے ہیں کوئی کہتا ہے شریعت واسطۂ وصول ہے جو منزل کو پہنچ جاتا ہے راہ سے
کام نہیں رکھتا ان نادانوں سے پوچھو تمھیں اس مقام کو پہنچے یا اولیائے سابقین
کو بھی حاصل تھا جس طرح طریقت بے اتباعِ شریعت ہاتھ نہیں آتی اسی طرح

[۱] ہر حقیقت جسکو شریعت تردید کرے وہ بے دینی ہے [۲] اور جو میرے اس امر میں نئی بات کرے جو اس سے نہیں وہ مردود ہے

بدونِ اس کے قائم نہیں رہتی دیوار جس قدر بلند ہو نیو کی طرف احتیاج زیادہ ہوتی ہے اور نیو کے خراب ہوتے ہی گرجاتی ہے جب تک درخت قائم ہے ثمر متوقع ہے جب درخت نہ رہا ثمر کہاں صوفیہ کرام فرماتے ہیں آج جو راہ شرع پر ثابت قدم ہے قیامت کو صراطِ مستقیم پر قائم رہے گا اور جو خطِ مستقیم شریعت سے ذرا بھی جدا ہوگا جس قدر چلے گا مرکز و مقصد سے دور پڑے گا ؂

ترسم نہ رسی بکعبہ اے اعرابی کیں رہ کہ تو میروی بہ ترکستان است

ایک شخص بسطام مشہور بکرامت تھا حضرت بایزید قدس سرہٗ اس کے پاس گئے اتفاقاً اس نے قبلہ کی طرف تھوکا فوراً چلے آئے اور فرمایا یہ شخص آداب شرع سے واقف نہیں خدا کو کیا پہچانے گا۔ خواجہ جنید کو انتقال کے وقت ایک مرید نے وضو کرایا خلال ریش بھول گیا آپ نے اُس کا ہاتھ پکڑ کے خلال کرایا سبحان اللہ ایسے وقت میں بھی اِتباعِ سنت کا لحاظ رکھا عالی ظرفوں کا یہی کام ہے جس چیز سے ان کا رتبہ بڑھتا ہے اس کی قدر زیادہ کرتے ہیں بوالہوس سے کب ہو سکتا ہے ؂

بر کفے جامِ شریعت بر کفے سندانِ عشق ہر ہوسناکے نداند جام و سندان باختن

ایک کہتا ہے نماز روزہ اسیرانِ نفس کے لیے ہے ہمیں ان اعمال کی کیا حاجت کہ نفس ہمارا مرگیا اور دل ہر دم یادِ خدا میں رہتا ہے عالم اور عابد بے اجرت کے مزدور ہیں اُنھیں سے کیا خبر یہ سب مقدمات کاذب ہیں خصوصًا ادعائے ہلاک نفس صریح البطلان، اگر نفس ان کا مرجاتا کفر کی باتیں کون سکھاتا، امام الطریقۃ والشریعۃ حجۃ الاسلام والملۃ محمد غزالی رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ ایسے لوگوں کو کافر جائز القتل لکھتے ہیں بعض کہتے ہیں خدا کو ہماری بندگی کی حاجت نہیں۔ پھر نماز روزے سے کیا حاصل یہ ایسا خبط ہے جیسے بیمار کہے طبیب کو میرے پرہیز سے فائدہ اور بد پرہیزی سے ضرر

نہیں کس لیے پرہیز کروں کیا نہیں جانتا یہ خیال فاسد اس کی جان کھونے کو کافی ہے، بعض کہتے ہیں کاتب تقدیر نے ہمارے حق میں جو لکھ دیا سرِمو اس سے تجاوز نہیں ہو سکتا اگر ہم بہشتیوں سے ہیں دوزخ میں نہ جاویں گے اور جو دوزخیوں سے ہیں کسی عمل سے نجات نہ پاویں گے پھر کس لیے جان مشقت میں ڈالیں، کہتا ہوں اسی طرح موت کا وقت مقدر ہے کہ اس سے تقدیم و تاخیر جائز نہیں اور جس طرح پروردگار عالم نے دوا میں اثر رکھا ہے کہ اس کے استعمال سے مرض اکثر زائل ہوتے ہیں اسی طرح عبادت عابد کو دوزخ سے دور اور بہشت میں داخل کرتی ہے باوجود اس کے کڑوی دوا پینا اور تقدیر پر بھروسا کر کے عبادت نہ کرنا نری ہٹ دھرمی اور بے شرمی ہے فرق اس قدر ہے کہ دوائے مخصوص کا اثر قول فلاسفہ اور عبادت کا ارشاد خدا وانبیاء سے ثابت کیا ان نادانوں کو فلاسفہ کی بات پر خدا و رسول کے ارشاد سے زیادہ اعتماد ہے کہ اسے مانتے ہیں اور اسے معاذ اللہ لغو جانتے ہیں شیطان نے انھیں دامِ فریب میں لیا ہے اور یہ خطرہ ان کے ہلاک پر صریح دلالت کرتا ہے جس کی موت بحکمِ ازل آتی ہے اسی کے دل میں یہ وسوسہ گذرتا ہے اگر اس وقت مرنا مقدر ہے نہ بچوں گا کھانے پینے سے کیا فائدہ اور جس کی زندگی منظور ہوتی ہے اسے کھانے پینے کی رغبت اور تجارت و زراعت کی ہمت عنایت فرماتے ہیں اسی طرح جسے سعید کرتے ہیں مجاہدہ و ریاضت کی طرف راغب اور جسے گروہ اشقیا میں لکھتے ہیں وساوس وخطرات میں مبتلا کرتے ہیں دنیا مزرعۂ آخرت ہے جو عمل کرے گا پھل پاوے گا اگرچہ کوئی عمل بے اس کی عنایت کے کام نہیں آتا مگر عنایت اس پر ہوتی ہے جو اچھے کام کرتا ہے اِنَّ رَحْمَتَ اللّٰہِ قَرِیْبٌ مِّنَ الْمُحْسِنِیْنَ[1] جو آج دوزخ کی راہ چلتا ہے دوزخ سے قریب اور بہشت سے دور ہوتا ہے کل اگر بہشت کی طرف جاوے گا نہ

[1] بتحقیق رحمت خدا کی نزدیک ہے نیکی کرنے والوں سے ۱۲

جانے دیں گے اس وقت اپنی نادانی کا معترف اور قدر عمل سے واقف ہوگا ہر چند عرض کرے گا رَبِّ ارْجِعُنِی اَعْمَلُ صَالِحًا سوا ملامت کے کچھ جواب نہ پاوے گا اور حسرت کے سوا کچھ ہاتھ نہ آوے گا عنایت بے اطاعت خلاف عادت ہے کہیں سنا ہے کہ مولیٰ سرکش شریر غافل کاہل غلام سے راضی ہو۔ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا رَجُلَیْنِ مملوکین احدھما لایقدر علی شی وھو کل علی مولٰہ اینما یوجھہ الایات بخیر ایستوی ھو ومن یامر بالعدل [1]؎

اے دل بہوس بر سر کارے نرسی ٭ تا غم نخوری بغم گسارے نرسی
تا ہمچو حنا سودہ نگردی تہ سنگ ٭ ہرگز بکف پائے نگارے نرسی

جو بوجھ اٹھاتا ہے اجرت پاتا ہے جس قدر بوجھ زیادہ اجرت زیادہ اَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ[2] اَحْمَزُھَا ؎

ترا گر آرزوئے انگبین است ٭ بباید ساختن با نیش زنبور

جو دریا میں نہیں گھستا موتی نہیں پاتا اور جب تک سانپ سے مقابلہ نہیں کرتا خزانہ ہاتھ نہیں آتا۔

نابردہ رنج گنج میسر نمی شود ٭ مزد او گرفت جاں برادر کہ کار کرد

درخت خادموں کی روش ایک پاؤں پر کھڑا ہے منتظر آفتاب کا ہوتا ہے اور سایہ بے مایہ کاہلوں کی طرح خاک پر پڑا ہے نظر خورشید سے محروم ہے بے محنت جاہ و نعمت دنیا بھی حاصل نہیں ہوتی نعمت آخرت کس طرح ملے گی ریاضت و عبادت اصل کار و طریق مقربین و ابرار ہے انبیاء و مرسلین و پیشوایان دین جن کے کمال عقل پر مخالف و موافق کو یقین ہے اس امر کی خوبی اور بھلائی پر اجماع

---

[1] بیان کی اللہ نے کہاوت دو مرد و ں مملوک کی ایک ان کا نہیں قدرت رکھتا کسی چیز پر اور وہ بھاری ہے اپنے مالک پر جدھر منہ کرتا ہے نہیں لاتا بھلائی۔ کیا برابر ہے۔ اور وہ جو حکم کرتا ہے ساتھ عدل کے ۱۲

[2] افضل عبادات سخت تران کی ہے۔

اور اس بات پر کہ انسان کو عبادت سے کہ توشۂ راہ آخرت ہے چارہ نہیں اتفاق رکھتے ہیں کیا یہ حضرات معاذاللہ غلطی پر تھے؟ اے احمق! اس عقیدۂ فاسدہ سے باز آ ورنہ عذابِ دوزخ کے لیے آمادہ ہو۔ عبادت کا بیکار سمجھنا کفر اور کافر قطعاً بہشت سے محروم اور مخلد فی النار ہے۔ کوئی عاقل ایسی چیز جس کے ترک میں ضرر ہے اور فعل میں نفع ترک نہیں کرتا اگر تارک بحکمِ ازل بہشت میں جاوے گا ثوابِ عابدین سے محروم رہے گا اور ندامت وحسرت میں مبتلا ہوگا، اور عامل اگر دوزخ میں پڑے گا عبادت سے عذاب اس کا ہلکا ہو جاوے گا۔ کیا اس قدر بھی نہیں سمجھتے کہ انسان سے بے شغل نہیں رہا جاتا اور عبادت سے بہتر کوئی شغل نہیں کہ اشغال دنیوی معرض زوال میں ہیں بخلاف شغلِ عبادت کے کہ ہر وقت حاصل ہو سکتا ہے۔

دوم جو عزت اور دولت عبادت سے حاصل ہوتی ہے کسی شغل سے نہیں۔ **سوم** دنیا کے سب کام ضرر کے محتمل ہیں اور عبادت اصلاً مضر نہیں۔ **چہارم** اطباء کہتے ہیں صحتِ بدن میں ریاضت سے کوئی چیز زیادہ مفید نہیں بدن مرتاض کا امراض سے سالم اور دل اس کا قوی اور خوش اور نفس چست و چالاک رہتا ہے بعض حکما سے منقول ہے آدمی جس قدر زیادہ ریاضت کرتا ہے استعداد اس کی کامل ہوتی ہے یہاں تک کہ مرتبۂ انسانیت سے ترقی کر کے صفاتِ ملکوتی سے مشرف ہوتا ہے۔ اور کاہل مُردے کے مانند ہو جاتا ہے یہاں تک حقیقتِ انسانیہ سے خارج ہوتا ہے۔ بندے کو لازم کہ ایسی نعمتِ عظمیٰ جو دین و دنیا میں نافع ترک نہ کرے اور شیطان کے فریب میں نہ آوے کہ وہ دشمن ایسی ہی بات سمجھاتا ہے جس سے ضرر پہنچے اور فائدے سے محروم رکھے، سخت احمق ہے جو دشمن کی بات مانے اور اس

کے کہنے پر عمل کرے۔ ایسے معاملے میں دوست سے مشورہ چاہیئے دیکھ تیرا مالک کہ سب مہربانوں سے زیادہ مہربان ہے کیا فرماتا ہے" اُعْبُدْ رَبَّكَ حَتّٰى يَاْتِيَكَ الْيَقِيْنُ"[1] ایک جماعت ان کی کہتی ہے عبادت ایک سخت کام ہے کہ موانع اس کے قوی اور مددگار تھوڑے اور بندہ ضعیف اور زمانہ ناموافق اور کار دین تنزل پر اشغال بہت اور فراغت قلیل اور عمر کوتاہ اور اجل قریب اور راہ دراز اور عقبات اس کی دشوار اور رہزن بکثرت اس لیے کم لوگ اسے اختیار کرتے ہیں ان میں تھوڑے اس راہ سے مطلب کو پہنچتے ہیں پس ہم امید موہوم پر اس قدر محنتِ شاقہ کیوں اختیار کریں؟ جواب اس شبہ کا یہ ہے کہ شیطان اِس قسم کے وسوسوں سے آدمی کی راہ مارتا ہے خدائے تعالیٰ کسی کی محنت ضائع نہیں کرتا۔ مَا كَانَ اللّٰهُ لِيُضِيْعَ اِيْمَانَكُمْ[2] اَیْ صَلٰوتَكُمْ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ جو اس کی راہ میں محنت کرتا ہے اس پر سب دشواریاں آسان ہو جاتی ہیں فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا[3] وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا فِيْنَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ۔ اے عزیز جب خدا تیرے ساتھ ہے تو تجھے کس بات کا غم ہے وہ رحیم و کریم ہے یقین جان تجھے ضائع نہ کرے گا اور محروم نہ رکھے گا ع

مگر نشنیدۂ بیدل خدا داری چہ غم داری

وہ قوی و قادر ہے جب کسی کو راہ دکھانا چاہتا ہے دشوار کو آسان اور دراز کو کوتاہ کر دیتا ہے، کروروں آدمی اس راہ سے مطلب کو پہنچے تو بھی خدا پر بھروسہ کرکے کمر ہمت مضبوط باندھ کوئی مقام ایسا نہیں کہ ہمت بلند وہاں نہ پہنچاوے۔

---

[1] یعنی اپنے رب کی عبادت کر مرتے دم تک ۱۲ [2] یعنی اللہ ایسا نہیں جو ضائع کرے ایمان تمہارا یعنی نماز تمہاری۔ ۱۲ [3] بہ تحقیق اللہ ضائع نہیں کرتا اجر نیکی کرنے والوں کا ۱۲ [4] سو البتہ سختی کے ساتھ آسانی ہے ۱۲ [5] اور جنھوں نے کوشش کی ہمارے معاملے میں البتہ دکھا دیں گے ہم ان کو اپنی راہیں ۱۲ اور بہ تحقیق اللہ ساتھ ہے نیکی کرنے والوں کے۔

Scanned with CamScanner

مرغ ہمت چو بال بہ کشاید غرو اقبالش آشیاں باشد
پیش چوگان ہمتِ عالی کمترین گوئے آسماں باشد

دیکھ دارا کو پستیٔ حوصلہ نے تختِ عزت خاکِ مذلت پر پھینکا اور اسکندر رومی کو بلندی ہمت نے ہفت کشور کا فرمانروا اور دنیا و آخرت میں معزز و مکرم کردیا جب بار گراں امانت جسے آسمان و زمین نہ اٹھا سکے اس مشتِ خاک نے بضاعت نے اپنے دوشِ ہمت پر رکھ لیا مقربان ملاء اعلیٰ کو حکم ہوا اس کے سامنے سر جھکاؤ اور مراتبِ تعظیم بجالاؤ جسے نوازا چاہتے ہیں ہمت بلند عنایت فرماتے ہیں اور جسے محروم کرتے ہیں کاہل بناتے ہیں۔ خواجہ ابراہیم ادہم نے عیش و عشرتِ سلطنت چھوڑ کر محنت و ریاضت کی جو کہتے ہو جاتا رابعہ بصریہ نے اس راہ میں قدم رکھا مقربان حضرتِ احدیت سے ہو گئیں سال بھر نہ گذرا تھا کہ علماؤ اشراف بصرہ ان کی زیارت کو حاضر ہوئے اور انہیں مقبول بارگاہ صمدیت سمجھتے

ے تو راہ نرفتی و ترا ننمودند ٭ ور نہ کہ زوایں در کہ بروں نکشودند
جاں در رہ دوست باز گر میخواہی ٭ تو نیز چناں شوی کہ ایشاں بودند

کوئی کہتا ہے ہم حقیقت نماز کی ادا کرتے ہیں صورت کی حاجت نہیں بخلاف اہل ظاہر کے کہ دل ان کا حاضر نہیں ہوتا اور رکوع و سجدہ غفلت کے ساتھ محض بیکار ہے اس میں شک نہیں کہ کمال نماز کا حضور قلب سے ہے لیکن جو اس صفت کے ساتھ کہ کتبِ فقہ میں مذکور ادا کرے نماز اس کی صحیح ہے۔ اور پہلا دعویٰ بھی باطل کہ حقیقت نماز اسی صورت کے ساتھ حاصل ہوتی ہے بدون اس کے نہیں ہو سکتی۔ بالجملہ یہ لوگ اور جن کے عقائد اس طرح کے ہیں نرے زندیق و ملحد ہیں نہ انھیں شریعت سے کام نہ طریقت سے غرض نہ ان کا کچھ عقیدہ نہ مذہب نہ مسلمان عورت سے ان کا نکاح جائز نہ ان کی اولاد صحیح النسب نہ انھیں مسلمان رشتہ داروں کا ترکہ پہنچے نہ مقابرِ مسلمین میں دفن کرنا اور ان کے جنازے کی نماز

پڑھنا مناسب۔ ہذا واللہ اعلم وعلمہٗ اتم واحکم۔

ساتواں فرقہ:۔ بعض حضرات بلا محنت و ریاضت اور طے کرنے مقاماتِ سلوک اور اجازت کسی مرشد کامل صاحب سجادہ اور حال وقال پر آمادہ ہو بیٹھے حال ان کا یہ ہے کہ ارتکاب اقوال و افعال میں جو اربابِ کمال سے عالمِ وجد و استغراق میں صادر ہوئے بدون حصول اس حالت اور مرتبے کے مصروف رہتے ہیں اور قال اہانت علمائے دین و ائمہ مجتہدین میں منحصر ہزاروں حکایت واسطے تصحیح اپنے حرکات ناشائستہ اور اباحت منکرات شرعیہ اور اہانت علم و علما کے حضراتِ اولیاء کی طرف نسبت کرتے ہیں اکثر ان میں محض غلط اور بے سروپا ہیں اور بعض کا مضمون صحیح ہے یہ اپنی نادانی سے الٹا سمجھتے ہیں مَثلاً العلم حجابُ اللہِ کا کہ ان صاحبوں کا نقل مجلس ہے یہ حاصل نہیں کہ: معاذ اللہ علم دین خدا سے دور کرتا ہے کَمَا زَعَمُوا بلکہ جس طرح محبوب پردہ نشین تک بدون طے کرنے حجاب کے رسائی دشوار ہے اسی طرح بے تحصیل علم خدا تک پہنچنا متوقع نہیں ع "بے علم نتواں خدا را شناخت" اور جو طالب پردے تک پہنچتا ہے مطلوب سے اس قدر قریب ہو جاتا ہے کہ بجز طے کرنے اس کے جمال دوست بے پردہ و حجاب نظر آتا ہے۔ اسی طرح جو عالی ہمت اس منزل کو طے کرتا ہے وصل محبوبِ حقیقی سے کامیاب ہوتا ہے البتہ یہ منزل مدّت مدید میں بہت دشواری سے قطع ہوتی ہے لہٰذا بدقسمت اور کم ہمت مقصود اصلی اور مطلوب حقیقی سے محروم رہتے ہیں اس اعتبار سے اسے حجاب عظیم اور حجاب اکبر بھی کہہ سکتے ہیں لیکن جو طالب صادق اس راہ میں جائے اور تقدیر ازلی سے مقصود حقیقی تک نہ پہنچے عدم وصول اس کا حکم وصول میں ہے۔ مَن خرج مِن بیتہٖ مہاجرًا ثم ادرکہ الموت فقد وقع اجرہ عَلَی اللہِ واللہ درمن قال۔

لہ علم پردہ ہے اللہ کا ۱۲ ۲ہ جیسا کہ خیال کرتے ہیں ۱۲ ۳ہ جو نکلے اپنے گھر سے ہجرت کرنے والا پھر پالے اسے موت تو بہ تحقیق واقع ہوا اجر اس کا خدا پر ۱۲۔

Scanned with CamScanner

در راہ تو بمیرم گرچہ ترا نہ بینم ÷ بارے خلاص یابم از ننگ زندگانی
اسی طرح مراد عارف رومی رحمۃ اللہ علیہ کے اس شعر سے ؎
من ز قرآن مغز را برداشتم ÷ استخواں پیش سگاں انداختم
بر تقدیر صحت نقل شاید یہ ہے کہ اصل مطلب قرآن کا ہم اہلسنت نے سمجھا، اہل بدعت و اہوا کو سوا استخواں کے کچھ ہاتھ نہ آیا نہ یہ کہ شریعت استخواں و پوست اور طریقت لب قرآن ہے جو معانی حضرت رسالت اور آپ کے یاروں نے سمجھے استخواں نہیں ہو سکتے اور جو ان کے مطابق اعتقاد رکھے شیر بیشۂ تحقیق ہے ما انا علیہ واصحابی بلکہ قرآن تمامہ لب ہے اسے دو طرح کے معانی پر مشتمل ٹھہرا کر ایک کتوں کے سامنے ڈالنا سوئے ادب پس مراد مولانا کی یہ ہے ہم نے حقیقت امر قرآن سے حاصل کی بخلاف اہل بدعت واہوا کے کہ نفس کی پیروی میں اس سے غافل رہے اور اِذَا اَحَبَّ اللّٰہُ عَبْدًا لَا یَضُرُّہٗ ذَنْبٌ کا یہ حاصل نہیں کہ کامل کے حق میں حرام حلال اور گناہ جائز ہوتا ہے بلکہ صدق اس قضیہ کا باعتبار سلب ذنب کے ہے یعنی تربیت الٰہی انھیں گناہ سے روکتی ہے اور جب گناہ نہ ہوگا ضرر بھی نہ کرے گا۔ اور مَن اَرادَ العِبادۃَ بعدَ الوصالِ فقد اشرک باللہِ سے مراد یہ ہے کہ بعد وصول کے ارادہ نہیں رہتا بلکہ واصل واصل بالطبع عبادت کرتا ہے یہاں تک کہ جو اپنے کو واصل سمجھے اور طبیعت اسکی عبادت کو مقتضی نہ ہو درحقیقت خدا تک نہ پہنچا خدا جانے کس چیز کو خدا سمجھ لیا یا مراد واصل ذات محبوب میں منحصر ہے پس مقصود اس کا عبادت سے محبوب ہے نہ عبادت کہ اپنا فعل ہے جو ایسی حالت میں عبادت کو مقصود بالذات اور مراد حقیقی ٹھہراتا ہے اس امر میں خدا کا شریک کرتا ہے، عبادت الٰہی میں غیر کی طرف نظر کرنا شرک اصغر ہے تو عبادت کو کہ اپنا فعل ہے ایسی حالت

۱؎ یعنی وہ جس پر میں اور میرے یار ہیں ۱۲ ۲؎ جب پیار کرتا ہے اللہ کسی بندہ کو نہیں ضرر کرتا اسے کوئی گناہ ۔۱۲ ۳؎ جو ارادہ کرے عبادت کا پہنچنے کے بعد تو بہ تحقیق شرک کرے اللہ کے ساتھ ۔

میں دیکھنا کس طرح شرک نہ ہوگا جو مراد اصلی اور مطلوب حقیقی تک پہنچ کر عبادت خواہ اپنے کسی اور فعل خواہ چیز کی طرف جھکے اس نے مشرکوں کا سا کام کیا کہ باوجود قادر علی الاطلاق اسکے اضعف مخلوقات اور اپنے مصنوعات کی طرف جھکتے ہیں اور انھیں اپنا مطلوب اصلی اور مراد حقیقی ٹھہراتے ہیں اسی طرح یہ بات کہ فقیر کے مذہب میں کسی کو بُرا نہیں سمجھتے غلط ہے شیطان اور ابولہب اور قارون اور فرعون وہامان کی بُرائی قرآن مجید میں مصرّح کیا۔ لطف کی بات ہے جو انھیں ایذا دیتا ہے اس کے دشمن ہو جاتے ہیں اور خدا کے حق میں مداہنت کرتے ہیں آیا توحید اسی کو کہتے ہیں، اگر راست باز ہوتے اپنے نفس کے لیے کسی سے عداوت نہ رکھتے۔ سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جنگ احد میں خون چہرۂ اقدس سے پاک کرتے اور فرماتے اللّٰھمّ اھد قومی فَاِنَّھُمْ لَا یَعْلَمُوْنَ الٰہی میری قوم کو راہ دکھا کہ وہ نہیں جانتی اگر مجھے تیرا نبی سمجھتی ایسی حرکت نہ کرتی یہ مداہنت و مسامحت ان حضرات کے ضعف ایمان کی علامت ہے کہیں تو نے سنا ہے کہ دوست کامل دوست کے دشمن کو دشمن نہ سمجھے اور اس پر اصرار زندقہ والحاد ہے کہ بحیلۂ توحید کارخانہ شرع درہم برہم کیا چاہتے ہیں مسلمان کامل وہ ہے جس طرح خدا کے دوستوں سے محبت رکھے اسی طرح دشمنانِ الٰہی سے عداوت اور ان پر شدت کرے۔ اَشِدَّآءُ[1] عَلَی الْکُفَّارِ رُحَمَآءُ بَیْنَھُمْ ط یٰٓاَیُّھَا[2] النَّبِیُّ جَاھِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ وَاغْلُظْ عَلَیْھِمْ ط لَا تَاْخُذْکُمْ[3] بِھِمَا رَاْفَۃٌ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ۔ ہاں سالک بعض احوال میں ذراتِ عالم کو آئینہ جمال دوست پاتا ہے اس وقت سب سے صلح کرتا ہے کسی کو برا نہیں سمجھتا اسی مقام میں خواجہ ابو العبّاس مرسی نے غازیوں سے فرمایا میری داڑھی

---

۱ سخت ہیں کافروں پر مہربان آپس میں ۱۲ ۲ اے نبی جہاد کر کافروں اور منافقوں سے اور کڑا ہو ان کے اوپر ۱۲
۳ نہ آوے تمھیں اُن پر ترس اللہ کے حکم چلانے میں ۱۲

Scanned with CamScanner

اس کافر کے خاک پا پر قربان جسے تم خدا کے لیے قتل کروگے کہ نظر ان کی نسبت پر تھی نہ اس پر کہ نسبت کیسی ہے۔ جب اس مقام سے تجاوز ہوتا ہے مسلمان کو مسلمان اور کافر کو کافر اچھے کو اچھا برے کو برا سمجھتا ہے جس طرح پہلے سمجھتا تھا لہٰذا کہتے ہیں النّھایۃ ھی الرّجوع الی البدایۃ پس سکر و استغراق و وجد کی بات عقیدہ نہیں ہو سکتی عقیدہ یہ ہے کہ لَا یَسْتَوِی الْخَبِیْثُ وَلَا الطَّیِّبُ وَلَا الظُّلُمٰتُ وَلَا النُّوْرُ وَلَا الظِّلُّ وَلَا الْحَرُوْرُ، لَا یَسْتَوِیْٓ اَصْحٰبُ النَّارِ وَ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ ھُمُ الْفَآئِزُوْنَ ۝ بڑا خبط ان حضرات کا اور منشاء تفریط افراط کا یہی ہے کہ جو کلمات اولیا سے عالم استغراق میں صادر ہوئے عقائد میں داخل کرتے ہیں، اور افعال کہ حالت وجد میں واقع ہوتے دستور العمل بناتے ہیں حالانکہ طریقت اس کے بطلان کا حکم کرتی ہے۔ جب منصور حلاج نے انا الحق کہا پیشوائے اہل طریقت شبلی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے قتل کا فتویٰ دیا مگر وہ حق احق تھا۔

بلکہ خود منصور رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ میرا قتل ہی بہتر ہے تا مسلمانوں کو عبرت ہو دیکھو کامل عین وجد و استغراق میں حکم شرع کے سامنے سر جھکاتا ہے اور جان تک دریغ نہیں کرتا بخلاف مدعی کے کہ اتباع شرع کو وہ قاف سے گراں سمجھتا ہے اور دوسری راہ کی فکر میں چپ و راست پھرتا ہے۔ وَمَنْ یَّبْتَغِ غَیْرَ الْاِسْلَامِ دِیْنًا فَلَنْ یُّقْبَلَ مِنْہُ وَھُوَ فِی الْاٰخِرَۃِ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ۝ اے عزیز! نجات اتباعِ شرع میں منحصر ہے بزرگوں کی پیروی اُن امور میں جائز نہیں۔ ہاں بنظر ان افعال و اقوال کے ان پر اعتراض بھی نہیں پہنچتا کہ اکثر واقعات جو ان کی طرف منسوب ہیں موضوعات و مفتریاتِ ملاحدہ سے ہیں اور جو صحیح ہیں غلبۂ حال اور کمالِ استغراق اور استیلائے ذوق و شوق پر محمول، نظیر اسکی

---

[۱] نہ برابر ہے خبیث اور پاکیزہ اور نہ تاریکیاں اور روشنی اور نہ سایہ اور دھوپ ۱۲ [۲] نہیں برابر دوزخی اور بہشت والے، بہشت کے لوگ وہی ہیں مراد کو پہنچے ۱۲ [۳] جو ڈھونڈے سوا اسلام کے کوئی دین تو ہرگز قبول نہ کیا جائے گا وہ اس سے، اور وہ آخرت میں خسارہ پانیوالوں سے ہے ۱۲۔

شرع میں افعالِ خضر ہیں کہ نہ ان پر کسی کو مجالِ اعتراض ہے اور نہ کوئی بچے کو قتل اور پرانی کشتی توڑ سکتا ہے اور کبھی یہ لوگ قہرِ نفس اور قطع اسباب و علائق اور اپنا مرتبہ چھپانے اور شہرت سے بچنے میں مبالغہ فرماتے ہیں لیکن اس وقت ترکِ اولیٰ سے تجاوز نہیں کرتے گو عوام مکروہ یا حرام سمجھیں جیسے ایک کامل کو لوگوں نے بہت گھیرا شربت ہمرنگ شراب بناکر سب کے سامنے پی لیا لوگ بے اعتقاد ہوگئے، ایک کامل کی شہرت زیادہ ہوئی کسی کا کپڑا دیوار حمام سے اٹھاکر بازار میں کھڑے ہو رہے، مالک تلاش کرتا آیا انھیں پکڑ کے خوب مارا۔ اور کبھی بنظر مصلحت سلوک قول مرجوح پر عمل کرتے ہیں مانند مسئلہ سماع کے کہ ہر چند مشہور مذہب امامِ اعظم و امام شافعی و امام مالک و سفیان ثوری میں کراہت ہے مگر ابوطالب مکی نے بعض صحابہ تابعین سے اباحت اس کی نقل فرمائی اور امامِ غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے اُن شرائط و آداب کے ساتھ کہ : احیاء العلوم میں مذکور ہیں جائز ٹھہرایا۔ شیخ عبدالرحمٰن سلمی نے خاص اس باب میں کتاب لکھی اور کہا: راگ دل کی بات زیادہ کرتا ہے پس فاسقوں کے حق میں گناہ اور عارفوں کے حق میں فائدہ پہنچاتا ہے نظیر اس کی فقہ میں بوسہ منکوحہ ہے کہ صائم نفس کو روک سکے اس کے حق میں جائز اور بدون اس کے مکروہ ہے۔

کبھی الہام اور کشف صحیح اور تجربہ سے کسی خلافِ اولیٰ اور مکروہ تنزیہی کو اپنے حق میں نافع سمجھکر عمل میں لاتے ہیں یا کسی مباح و مستحسن کا بلا اعتقاد وجوب التزام اور بعض مباحات کے ترک پر اصرار کرتے ہیں۔ ہر چند واجبات و محرماتِ شرعیہ میں کشف و الہام و تجربہ کو دخل نہیں اِلّا مباحات و مستحبات میں کہ اس قدر دخل ہو سکتا ہے کہ بعض مستحبات و مباحات باعتبار بعض احوال و اشخاص کے مفید یا ضرور اور بہ نسبت بعض کے مضر یا بیکار ہوں جس طرح نوالہ اٹکنے کے وقت پانی پینا ضرور اور بعض امراض میں ممنوع اور مسافر کے حق میں

اگر مضرت اور زیادتی مشقت کا احتمال نہ ہو تو روزہ اور بحالت احتمال مضرت فطر افضل اور نظیر التزام کی نذر شرعی اور اصرار ترک کی کُلُّ[۱] الطَّعَامِ کَانَ حِلاًّ لِبَنِیٓ اِسۡرَآئِیۡلَ اِلاَّ مَا حَرَّمَ اِسۡرَآئِیۡلُ عَلٰی نَفۡسِہٖ ہے لیکن یہ احکام انھیں احوال کے ساتھ مقید ہیں اس شخص کی نسبت بھی عام نہیں اور انکو پیروی اس کی کب لائق ہے وہ خود کہتا ہے یہ میرا مذہب نہیں بلکہ اس وقت میرے حق میں مفید یا مضر ہے مذہب وہی ہے جو ادلۂ شرع سے ثابت اور یہاں سے ظاہر کہ صوفی کو تقلید مجتہد سے چارہ نہیں ورنہ سید الطائفہ جنید بغدادی امام ابو ثور اور غوث اعظم و قطب عالم حضرت سید عبد القادر جیلانی امام احمد اور شبلی، امام مالک اور محاسبی امام شافعی اور جریری اور ابراہیم ادہم اور شفیق بلخی اور معروف کرخی اور ابو یزید بسطامی اور فضیل بن عیاض اور داؤد طائی اور خلف بن ایوب اور ابو حامد لفاف اور عبد اللہ بن مبارک اور وکیع بن جراح اور ابو بکر وراق رحمہم اللہ امام اعظم رضی اللہ عنہ کی تقلید نہ کرتے۔ پس یہ قول کہ الصوفی لَا مَذۡھَبَ لَہٗ[۲] بایں معنی کہ وہ تقلید مجتہدین نہیں کرتا اور اپنے کشف و الہام پر چلتا ہے محض بے اصل کبھی واقعات و معاملات کو الفاظ مصطلحہ سے تعبیر کرتے ہیں مثلاً خرابات سے خرابی نفس امارہ اور کباب سے طالب کا دل سوختہ اور چشم سے لطف دوست اور زلف سے اس کا قرب یا ظلمت عتاب اور روئے یار سے اس کی توجہ اور عنایت، اور شراب مستی سے شراب محبت اور سُکر طریقت اور بت سے وہ چیز جو مانع سلوک ہو اور اس کے سوا مراد لیتے ہیں ناقص انھیں لغت یا عرف عام یا دوسری اصطلاح پر حمل کرکے خبط میں پڑتے ہیں اور جو لوگ

---

[۱] سب کھانا تھا حلال بنی اسرائیل کے لیے مگر وہ جو حرام کر لیا یعقوب علیہ السلام نے اپنی جان پر ۱۲
[۲] صوفی کا کچھ مذہب نہیں ۱۲

Scanned with CamScanner

مذاق تصوف اور اس کے اصطلاحات سے واقف نہیں ان کلمات طیبات کو
ہزیان اور بیہودہ سمجھکر بے اعتقاد ہوجاتے ہیں ؎

نوائے بُلبلت اے دل کجا پسند افتد ٭ کہ گوش خویش بمرغاں ہرزہ گو داری

کسی نے ایک کامل سے پوچھا معاملہ تمھارا خدا سے کس طرح ہے؟ فرمایا
جب سے اسے پہچانا گناہ نہ کیا۔ عرض کیا کب سے پہچانا؟ کہا جب سے لوگوں
نے دیوانہ جانا۔ بلکہ جس قدر دنیا سے بے رغبتی اور قطعِ تعلق زیادہ ہوتا ہے
انداز ان کے کلام کا اور کیفیت ان کے افعال کی اہل دنیا سے جدا ہوجاتی ہے
ہرکس وناکس کو کہ طرزِ سخن سے آشنا نہیں ان کے کلام کو اپنے عقائد باطلہ اور
خیالات فاسدہ پر حمل کرنا یا ان پر طعن واعتراض نہیں پہنچتا ہر قوم کی ایک اصطلاح
ہے ولا مناقشۃ فی الاصطلاح، کیا شریعت ایسے لوگوں کی نسبت جو لذات دارفانی
سے مونھ موڑکر ہمہ تن مجاہدۂ نفس وہوا میں مشغول اور شوق ومحبت مولیٰ میں مستغرق
ہیں حسنِ ظن کا حکم نہیں کرتی اور ان پر طعن وتشنیع کی اجازت دیتی ہے اپنے
عیبوں کو نہ دیکھنا اور ان کے اقوال وافعال کو بلا دریافت حقیقت حال عیب
ٹھہرانا نری بے حیائی ہے جسے حلیۂ طریقت وشریعت سے آراستہ دیکھ اس کی
جناب میں اعتقاد رکھ زیادہ تفتیش بیکار ہے کہ ناقص وکامل و مدعی وراست باز
میں فرق دشوار۔ رُبَّ[۱] اَشْعَثَ اَغْبَرَ لَوْ اَقْسَمَ بِاللّٰہِ لَاَبَرَّہٗ ؎

خاکسارانِ جہاں را بحقارت منگر ٭ توچہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

بلکہ باوجود اتباعِ شرع اگر اُن سے احیاناً کوئی بات بیجا واقع ہو تو اُن کی
خوبیوں پر نظر کر کہ ایک گناہ ہزاروں خوبیوں کو زائل نہیں کرسکتا بلکہ امر بالعکس
ہے اِنَّ[۲] الْحَسَنَاتِ یُذْھِبْنَ السَّیِّئَاتِ۔ اور ان کی خاکِ پا کو توتیائے بصیرت
بنا کہ قطع اس کا بے دستگیریٔ مرشد کامل اور رہبر دانا سخت مشکل واقف کار

[۱] بکھرے بال والے غبار آلود اگر قسم کھائیں اللہ کی تو خدا اُن کی قسم پوری کرے ۱۲ [۲] بتحقیق نیکیاں
لے جاتی ہیں بُرائیوں کو ۔ ۱۲

کو چاہیئے کہ راہ کے نشیب و فراز سے خبر دے ؎

دریا و کوہ در رہ و من خستہ و نحیف ❊ اے خضر پے خجستہ مدد دہ بہمتم

اور جو شومی بخت سے دامن دولت اُن کا ہاتھ نہ آوے یہ عقیدت بھی فائدے سے خالی نہیں اِن لَّمۡ یُصِبۡهَا وَابِلٌ فَطَلٌّ[۱] اے عزیز وہ امانِ زمین و زماں و رونقِ کون و مکاں ہیں نسب آدم کا ان کے دم سے قائم ہے اور خاکِ قدم ان کی زینت معمورِ عالم ہمت عالی ان کی زمین و آسمان و عرش و کرسی سے تعلق نہیں رکھتی جس جگہ ان کی نظر پہنچتی ہے تیری عقل نہیں جا سکتی وہ بشر ہیں مگر بے شر اور تو اَشر، بول اُن کا تیرے قول سے بہتر کہ بول ان کا کافر کو مسلمان کرتا ہے اور تیرا قول تیرے کام بھی نہیں آتا۔ کہتے ہیں ایک بزرگ نے قارورہ کسی کافر طبیب کے پاس بھیجا دیکھتے ہی مسلمان ہو گیا اِنِّیۡ وَجَّهۡتُ وَجۡهِیَ لِلَّذِیۡ فَطَرَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ حَنِیۡفًا وَّمَاۤ اَنَا مِنَ الۡمُشۡرِکِیۡنَ[۲] کا دعویٰ انھیں زیب دیتا ہے اور اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ[۳] اور اِنَّ صَلٰوتِیۡ[۴] وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰهِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ کہنا انھیں لائق اور بجا، قضائے الٰہی پر راضی و شاکر اور پتھر اور سونا کہ محبوب عطا کرے ان کے نزدیک برابر، پہلا قدم ان کا ترک ماسوا ہے دوسرے قدم کا بیان کون کر سکتا ہے عرش ان کی تکلیف سے ہل جاتا ہے اور پاؤں ان کا جادہ استقامت سے نہیں ٹلتا۔ اھتز العرش لموت سعد بن معاذ[۵] جو چاہتے ہیں خدا کرتا ہے کہ وہی چاہتے ہیں جو خدا چاہتا ہے لقد وافقک ربک یا عمر[۶] موت کو راحت سمجھتے ہیں کہ مرنا ان کا جینا ہے

ہرگز نمیرد آنکہ دلش زندہ شد بعشق ❊ ثبت است بر جریدۂ عالم دوام ما

---

[۱] اگر مینہ نہ پہنچے اسے تو اوس کافی ہے۔ [۲] بہ تحقیق میں نے اپنا منہہ کیا طرف اس کے جس نے بنائے آسمان اور زمین ایک طرف کا ہو کر اور میں نہیں مشرکوں میں سے [۳] تجھی کو ہم پوجتے ہیں اور تجھ سے مدد چاہتے ہیں [۴] بتحقیق نماز میری اور قربانی میری اور زندگی میری اور موت میری اللہ کے لیے ہے کہ پروردگار سارے جہان کا ہے ۱۲ [۵] ہل گیا عرش سعد ابن معاذ کی موت سے [۶] بتحقیق موافقت کی تیرے رب نے تیرے اے عمر ۱۲

بے فوج ولشکر حکم ان کا عالم میں جاری ہے اور ایک جہان ان کی اطاعت کرتا ہے ؎

بے ساقی و بے شراب مستیم ٭ بے تخت و کلاہ کیقبادیم

لذّتِ جسمانی کو ناقص و فانی جان کر پائے طلب راہ دوست میں رکھتے ہیں اور کوہ طور طلب پر چڑھکر موسیٰ دار نعرۂ ارنی مارتے ہیں جواب لن ترانیِ سن کر دل تنگ نہیں ہوتے اور طلب سے ہاتھ نہیں اٹھاتے مور و قصور اپنے خادموں کے لیے پسند نہیں فرماتے اگر دونوں عالم پر اختیار دیئے جاویں قناعت نہیں کرتے کہ ما فوق الدنیا والاخرۃ ابھی باقی ہے ؎

گر ہر دو جہاں دہند مارا ٭ چوں وصل تو نیست بے نوائیم

آٹھواں فرقہ۔ نماز روزہ بطور رسم ادا کرتا ہے اس کی صحت و فساد سے کام نہیں رکھتا اکثر معاملات ان کے نادانستہ بے سود اور فاسد ہو جاتے ہیں نہ آپ جانتے ہیں نہ کسی سے پوچھتے ہیں بلکہ عالم کی صحبت اور وعظ و نصیحت سے گھبراتے ہیں اور جو کسی کی خاطر سے سن لیتے ہیں تو عمل نہیں کرتے، افسانۂ بیہودہ سمجھتے ہیں اہل عملہ و وکلا کے گھر جانا فخر اور علمائ کی خدمت میں حاضر ہونا عار ہے ایک مقدمہ کچہری میں بیس وکیلوں سے دریافت کر کے دائر کرتے ہیں شریعت کی تحقیق سے انکار ہے۔ جو لوگ علم سے کسی قدر بہرہ رکھتے ہیں علمائ سے بھی تحقیق مسائل کرتے رہتے ہیں کیا یہ کندہ ناتراشیدہ اُن سے زیادہ جانتے ہیں کہ علمائ سے استفسار کی حاجت نہیں رکھتے اگر علما کی صحبت کہ درحقیقت کیمائے سعادت ہے اختیار کرتے آخرت کی مصیبتوں سے نجات حاصل ہوتی اور تھوڑی محنت میں بہت دولت عقبیٰ کی ہاتھ آتی، حدیث میں ہے عالم کی مجلس میں حاضر ہونا ہزار رکعت نماز اور ہزار بیماروں کی عیادت اور ہزار جنازوں پر حاضر ہونے سے بہتر ہے بزرگانِ دین فرماتے ہیں بہتر امیروں اور بادشاہوں میں وہ ہے جو علما و مشائخ کی خدمت میں حاضر ہو اور

بدتر علماؤ مشائخ میں وہ ہے جو امیروں اور بادشاہوں کے گھر جاوے اور ان کے لیے امرِ دین میں مداہنت کرے نقل ہے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ امام شافعی رحمۃ اللہ کی گھوڑی کے ساتھ سرِ بازار دوڑتے یحییٰ بن معین نے کہا اے احمد باوجود اس علم و فضل کے تم شافعی کی رکاب میں دوڑتے ہو، فرمایا اگر تم قدر و عظمت علم سے واقف ہوتے میں داہنی طرف دوڑتا ہوں تم بائیں طرف دوڑتے۔ یہ حال ائمہ مجتہدین و پیشوایان دین کا ہے، دوسرے کی کیا حقیقت جو علم کو ذلیل سمجھے اور علما کی خاک قدم سے عار کرے بعض صاحب اس قسم کی باتیں سُنکر تین عذر کرتے۔ اوّل علما باہم اختلاف رکھتے ہیں ہم کس کی بات مانیں اور کس کے قول پر عمل کریں؟ جواب اس کا یہ ہے کہ جو باتیں مجتہدین امت اور ائمہ ملت نے بعد ملاحظہ نصوصِ کتاب و سنت بکمال تحقیق و رد و کد و بحث و تفتیش و رعایت وجہ ترجیح و تطبیق و دفع تعارض ادلہ باوجود اُن امور کے جو اس کام کے لیے ضروری ہیں ٹھہرادیں اور اشعریہ ماتریدیہ نے سلفاً و خلفاً معتبر رکھیں اور مابہ الامتیاز قرار دیں کہ یہ مذہب اہلسنت ہے اور خلاف اس کا بدعت باب عقائد میں کافی ہیں اب اگر کوئی بدمذہب خلاف ان کے بیان کرے اور براہ کج فہمی اور جہل مرکب کسی آیت حدیث سے سند لائے قابل لحاظ نہیں اور نہ کسی نئی بات کی عوام کو حاجت علما سے صرف اِس قدر دریافت کرلیں کہ یہ عقیدہ صاف صریح کتب متداولہ اہلسنت میں مذکور ہے یا نہیں اگر نشان دیں واجب التسلیم ہے اور جو تصریح نہ دکھا سکے اس کی بات پر اصلاً اعتماد نہ کریں کہ سلف صالح نے اسباب میں کوئی بات جس کی عوام کو ضرورت ہو اٹھا نہیں رکھی اور حدیث میں آیا ہے یکون فی آخر الزمان دجالون کذابون یاتونکم من الاحادیث بمالم تسمعوا انتم ولا اباؤکم فایاکم وایاھم لا یضلونکم ولا یفتنونکم یعنی آخر زمانے میں دجال کذاب ہوں گے کہ جو باتیں تم نے اور تمہارے باپ دادا نے نہ سنیں تم سے بیان کریں گے پس تم ان سے بچو اور انھیں اپنے سے دور رکھو کہ

تمہیں گمراہ نہ کریں اور فتنہ میں نہ ڈالیں بلکہ جو اعمال ہمیشہ سے خواص و عوام میں
مشہور اور اب بھی حرمین شریفین وغیرہما بلاد دارالاسلام میں رائج و معمول
ہیں بے تکلف کریں ان کی ممانعت میں کسی کی بات نہ سنیں ہاں جس فعل کو علمائے
دین سلفاً و خلفاً منع کرتے رہے گو عوام کے نزدیک محبت خدا و رسول کا مقتضی
اور شوکت اسلام کا سبب ہو جائز نہیں اس سہل تدبیر سے عقائد ان کے
بخوبی صحیح ہو جاویں گے اور بہت سے جھگڑوں سے محفوظ رہیں گے۔ البتہ
مسائل نماز روزہ و حج و زکوٰۃ وغیرہا و اجبات اور بیع و شرا و ہبہ و اجارہ و
رہن اور دیگر معاملات کی تحقیق جن میں علمائے عصر کو اختلاف ہے اور کتب فقہ
میں دونوں طرح کی روایات و اقوال مذکور ہیں عوام کو دشوار ہے اردو فارسی کے
اکثر رسالوں پر اعتماد کلی نہیں کر سکتے کہ نقل مضمون و ترجمہ میں خطا محتمل ہے اور
بر تقدیر صحت معلوم نہیں کس کتاب سے کیسی روایت اخذ کی ہے لیکن ایسے
مسائل میں ایک جانب راجح اور مفتیٰ بہ ہوگی یا فتوے بھی مختلف ہوگا
پہلی صورت میں فتویٰ اور رجحان دریافت کرلیں اور دوسری صورت میں جس قول
پر چاہیں بفراغ خاطر عمل کریں یہ اختلاف عوام کے حق میں سراسر رحمت ہے اسے
مانع صحبت علما و تحقیق مسائل اور وجہ بے اعتقادی و موجب طعن و
تشنیع اہل علم قرار دینا سخت نادانی اور جہالت، ان حضرات کو نہ مسائل
کا شوق نہ استفسار کا سلیقہ، ناحق جھوٹے عذر بناتے ہیں اور علما کو برا ٹھہراتے
ہیں مانند اس فاسقہ کے کہ ناچنا نہیں جانتی اور صحن کو ٹیڑھا بتاتی ہے۔

دوسرا عذر علم اس زمانہ میں کہاں ہے اور عالم کون ہے جس کی طرف رجوع
اور مسائل کی تحقیق کریں یہ سالبہ کلیہ بالبداہتہ باطل ابھی فضل الٰہی سے ان بلاد
میں ہر علم کے ماہر موجود ہیں کہ طلبہ ہر قسم کی کتابیں اُن سے پڑھتے ہیں اور عوام کو
عبادات اور معاملات میں جس مسئلہ کی حاجت ہو ان سے دریافت کر سکتے ہیں

Scanned with CamScanner

باوجود اس کے علم کو عنقا سمجھتا جوش جنوں اور نرا مالیخولیا ہے کیا تمہاری ہدایت کیلیے اس قدر علم کافی نہیں اس کے مراتب کی تحقیق اور کم زیادہ کی تفتیش محض بے فائدہ ہے جس حالت میں تم علم کی ماہیت سے آگاہ نہیں تو کامل ناقص میں کس طرح تمیز کر سکتے ہو تمہارے نزدیک کمال و نقصان علم کا مدار ان باتوں پر ہے زید کو باتیں خوب یاد رہتی ہے عمرو نے کامل سے پڑھا ہے بکر خوش بیان ہے لوگ اس کے وعظ پر لوٹ جاتے ہیں خالد نے کتابیں استاد سے کم پڑھیں صالح شہر سے باہر نہیں گیا، اس سے کچھ غرض نہیں کہ بدون ذہن سلیم اور عقل صائب اور محنت شاقہ حافظہ اور اسی طرح مجرد نسبت کامل اور خوش بیانی جاہل کی بیکار ہے اور خالد کی استعداد کتابیں اور قوت فہم بہ عنایت الٰہی کس مرتبہ میں ہے اور محنت و ریاضت سے کس قدر ملکہ بہم پہنچایا ہے اور سفر کو تحصیل علم میں دخل ہے یا نہیں غضب تو یہ ہے بعض طلبہ بھی علم کو کالمعدوم اور بعض خاندانوں کی خاص جاگیر سمجھتے ہیں یہاں تک کہ اگر وہ لوگ نہ پڑھاویں دوسرے سے نہیں پڑھتے اور دولت علم سے محروم رہتے ہیں اور اپنے ظن فاسد پر اعتماد کر کے عمر عزیز برباد کرتے ہیں ان نادانوں نے عوام کو علما کی جناب سے زیادہ بے اعتقاد کر دیا بلکہ بعض اشخاص کہ اس کوچے سے فی الجملہ آشنا ہیں خبط میں پڑ گئے اس میں شک نہیں کہ علم کو یوماً فیوماً تنزل ہے اور بعض بلاد اور اکثر قصبات علما سے خالی ہو گئے لیکن وہاں کے لوگوں کو اگر خدا کا خوف اور دین کا شوق ہو دوسرے شہروں خصوصاً رامپور سے کہ ان دنوں بسبب قدر دانی جناب نواب صاحب بہادر زاد اقبالہ والی بلدہ مذکور کے دار العلم اور مجمع علما ہے تحقیق کر سکتے ہیں اور تنزل بھی وہاں کے باشندوں کی کم ہمتی اور بے حمیتی کا نتیجہ ہے اتفاق کر کے دو ایک فاضل ہر شہر اور قصبہ میں بلاویں اور اپنے لڑکوں کو علم دین پڑھاویں اوروں کو ترغیب دیں اور حوائج ضروریہ

Scanned with CamScanner

یں ان کی مدد کریں چند روز میں علم کی ترقی ہو جاوے ورنہ یہ نماز روزہ رسمی بھی نہ رہے گا اور سوا ختنے اور گائے کھانے کے ہندو مسلمان میں کچھ فرق نہ ہو گا کیا یہ حالت گوارا ہے کہ ترویج علم سے اس درجہ غافل ہیں حکام وقت کو ایسے امور سے تعرض نہیں توسوا شیطان اور نفس امارہ کے جنہیں ان لوگوں نے اپنا حاکم ٹھہرایا ہے کون مانع ہے ہزاروں روپیہ بے فائدہ کاموں میں صرف کرتے ہیں نہ اس وقت قرض کا خیال آتا ہے نہ قلت معاش اور حفظ جائداد پر نظر ہوتی ہے کہتے ہیں ان کاموں کو چھوڑنا وضع داری کے خلاف ہے اور نیک کاموں میں ایک حبہ خرچ کرنا شاق ہے ادنیٰ حیلہ سے چھوڑ دیتے ہیں اور وضع داری میں بھی بٹہ نہیں لگتا پھر اگر کوئی منسوب بعلم اپنی کج فہمی یا طمع دنیا سے ان کے قابو میں آجاتا ہے تو طویلے کی سب بلا اس کے سر دھرتے ہیں کہ ہم کیا کریں مولوی صاحب اس کام کو منع کرتے ہیں آیا وہ مولوی صاحب سود اور زنا اور رقص دیکھنے کو بھی منع کرتے ہیں اور تم ان کے کہنے پر عمل کرتے ہو یا صرف لاتصرف میں ان کا اعتبار باقی وعظ و نصیحت بیکار سمجھتے ہو ذرا خدا سے ڈرو وہ علام الغیوب اور دلوں کے حال سے واقف ہے اس کے حضور یہ حیلے حوالے پیش نہ جاویں گے۔ **تیسرا** عذر علما ہماری طرح گناہوں میں مبتلا ہیں ان کی بات کیونکر مانیں۔ ع

او خویشتن گم است کرا رہبری کند [1]

وکیل اور منصف اور لڑکوں کے معلم اور اہل منطق و فلسفہ مولوی کہلاتے ہیں ان لوگوں کے افعال کا الزام علما پر عائد نہیں ہو سکتا۔

ثانیاً بہتان و افترا خصوصاً علما پر جاہلوں کا شیوہ ہے یہ کیا ضرور ہے کہ جو فاسق و فاجر براہ عداوت و شرارت کسی طرح کی بات ان کی نسبت

---

[1] وہ خود گم ہے (تو بھلا) کس کی رہبری کرے۔

Scanned with CamScanner

کہدے سچ جانیں اور آیت سراسر ہدایت یاایہا الذین اٰمنوا اجتنبوا کثیرا من الظن ان بعض الظن اثم[1] اور آیہ کریمہ یاایہا الذین اٰمنوا ان جاءکم فاسق بنباءٍ فتبینوا ان تصیبوا قوماً بجہالۃٍ فتصبحوا علیٰ ما فعلتم نادمین[2] کو طاق نسیان پر رکھیں کیا تماشا ہے کہ جو فضول اور زیادہ گو کسی قدر بے قیاس بات عالم کی طرف نسبت کر دے بے تامل اس پر اعتبار کرتے ہیں نہ قائل کے حالات پر نظر ہوتی ہے نہ اس کی عداوت پر لحاظ نہ عالم کی عادات واطوار پر خیال اور جو اسی طرح کا آدمی کسی عامی کی نسبت کچھ کہے تو ہرگز نہیں مانتے، ان صاحبوں کو علم کے نام سے عداوت ہے اور عداوت سے علم موجب خسران دنیا و آخرت، نعوذ باللہ من ذالک۔

ثالثاً اگر کسی عالم نے شامتِ نفس سے کوئی معصیت کی تو کیا سب علماً ایسے ہوگئے لاتزر وازرۃ وزر اخریٰ[3]۔ **رابعاً** عصمت خاصہ انبیاؑ و ملائکہ ہے، اگر احیاناً علماؑ سے گناہ واقع ہو ان کی صحبت سے عار اور فضل وبزرگی سے انکار جائز نہیں بلکہ انصاف کریں کہ ان کے گناہ ہمارے گناہوں سے کیا نسبت رکھتے ہیں اور وہ اِن معاصی کے ساتھ کس قدر نیکیاں کرتے ہیں ہماری سال بھر کی عبادت ان کی ساعت کے وعظ و نصیحت کے برابر ہو سکتی ہے یا نہیں یہاں تک کہ اگر منسوب بعلم کسی غرض فاسد خواہ صحیح سے قول مرجوح پر عمل کرے اس پر ہزار طعن و تشنیع کرتے ہیں اور خود صدہا محرمات قطعیہ کے مرتکب ہوتے ہیں درحقیقت ان لوگوں نے علما کو ہدف طعن و تشنیع قرار دیا ہے واہ شاباش عوض ان کے احسانات کا کہ عوام پر ہیں یہی ہے کریمہ ھل جزاء الاحسان الا الاحسان پر خوب

---

[1] اے ایمان والوں بچو بہت سے گمانوں سے بیشک بعض گمان گناہ ہے ۱۲ [2] اے ایمان والو اگر لائے تمہارے پاس کوئی فاسق کوئی خبر تو تحقیق کرلو کہیں جا نہ پڑو کسی قوم پر نادانی سے پھر صبح اٹھو تو اپنے کیے پر پشیمان ہو ۱۲ [3] نہیں اٹھاتی کوئی جان بوجھ اٹھانے والی بوجھ دوسرے کا ۱۲

کاکہ عوام پر ہیں یہی ہے کریمہ هَلْ جَزَاءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ پر خوب عمل کیا مگر علما کو چاہیے کہ عوام ان کی حرکتوں سے بددل نہ ہوں کہ سپید کپڑے پر تھوڑا دھبّہ دور سے نظر آتا ہے بلکہ شکر اپنے مولیٰ کا بجا لاویں جس نے محض اپنے فضل و کرم سے انھیں اس مرتبہ سے نوازا غضب تو یہ ہے کہ عوام ان کے مباحات کو عیب ٹھہرا لیتے ہیں وہ بھی ہماری طرح تحصیل معاش کے لیے نوکری اور تجارت اپنے حق کے لیے لوگوں سے نزع وخصومت کرتے ہیں اصل اس اعتراض کی کفار سے ہے کہ پیغمبروں کی نسبت کہتے یہ کیسے پیغمبر ہیں کہ ہمارے مانند کھاتے پیتے بازاروں میں پھرتے ہیں کیا ان نادانوں نے قطع علائق علما پر واجب سمجھا ہے کہ اُن سے وضع قلندرانہ چاہتے ہیں اگر وہ ان علائق کے ساتھ اپنے منصب میں افراط وتفریط نہ کریں تو ثواب اُن کا تارکان دنیا کے ثواب سے بمراتب زائد ہے گو عوام بالعکس سمجھیں جناب ولایت مآب نے کہ زاہدانِ ملت اور عارفان امّت ان کے خوشہ چین ہیں ایام خلافت میں ایک یہودی پر زرہ کا دعویٰ کیا اور قاضی شریح نے بایں وجہ کہ امام حسن رضی اللہ عنہ کی گواہی ان کے حق میں قبول نہیں رد کر دیا اور یہ بات بھی کہ عوام اور علما دنیا میں ایک طرح مشغول ہیں صحیح نہیں کہ جو علم نیت رکھتا ہے ہر مباح میں ثواب حاصل کر سکتا ہے بخلاف جاہل کے کہ نادانی سے عبادت کو اپنے حق میں وبال کر لیتا ہے ولنعم ما قیل ؎

کارِ پاکاں را قیاس از خود مگیر ❊
گرچہ ماند در نوشتن شیر و شِیر[1]

اے عزیز شیطان ہزار مکر وحیلے سے عوام کو علما سے بدگمان اور بے اعتقاد کرتا ہے تا اُن کی فرماں برداری سے روکے اور فسق وفجور کی گھاٹی میں ہلاک

[1] بزرگوں کے کام اپنے پر قیاس مت کر۔ اگرچہ لکھنے میں شیر اور شِیر ایک ہی طرح ہوتا ہے۔

کرے اور نفس کہ بالطبع ابنائے جنس کی اطاعت سے متنفر ہے اس کی مدد کرتا ہے یہاں تک کہ انھیں علما کے ہنر عیب معلوم ہوتے ہیں اور وعظ و نصیحت کو اغراض دنیوی پر محمول کرتے ہیں اگر عقل رکھے وجود باوجود ان کا گو بے عمل ہوں اپنے حق میں غنیمت سمجھتے کہ عالم بے عمل اپنی راہ میں کانٹے بوتا ہے مگر انھیں راہ راست دکھاتا ہے مانند چراغ کے کہ آپ جلتا ہے اوروں کو تاریکی سے نجات دیتا ہے الحاصل سب عذرات ان حضرت کے پوچ اور بیجا ہیں شب و روز دنیا کی طلب اور جاہ و مال کی تحصیل میں مصروف ہیں تحقیقِ مسائل اور تکمیل کا شوق نہیں علما پر بے فائدہ الزام دھرتے ہیں مثل مشہور ہے ع خوئے بدرا بہانہ بسیار[1] "

نواں فرقہ نہ نماز پڑھتا ہے نہ روزہ رکھتا ہے ہزاروں روپے پاس ہیں ایک حبہ زکوٰۃ کا نہیں دیتا باوجود قدرت حج ادا نہیں کرتا زنا اور لواطت اور شراب اور رقص و سرود اور کبر و حسد اور کذب و بہتان اور بیاج اور بد خلقی اور اتباع ہوا اور عجب و ریا اور ظلم اور غضب اور مکر و خیانت وغیرہا منہیاتِ شرعیہ میں مبتلا ہے ان لوگوں کو نہ خدا کا خوف نہ رسول سے شرم نہ قیامت پر یقین کامل، لذات دنیا کو بہشت اور اس کے رنج و مصیبت کو دوزخ سمجھتے ہیں دین و مذہب سے اصلاً غرض نہیں رکھتے باوجود اس کے اگر کوئی انھیں احمق کہے لڑنے کو تیار ہوتے ہیں، ان نادانوں سے پوچھو نماز روزے کو فرض اور زنا وغیرہا محرمات شرعیہ کو حرام جانتے ہو یا نہیں؟ تقدیر ثانی مستلزم انکارِ قرآن ہے اور بر تقدیر اول دوزخ اور قیامت کو مانتے ہو یا نہیں پچھلی صورت صریح کفر ہے اور پہلی صورت میں ترکِ صوم و صلوٰۃ و ارتکاب محرمات سراسر حماقت، اس سے زیادہ احمق کون ہے جو شیطان اور

[1] بدخصلت کو بہت بہانے آتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

نفس امارہ کی پیروی کرے اور بادشاہ قہار و جبار کا حکم ٹال کر اپنی جان دوزخ کے سخت عذابوں میں ڈالے دنیا کے ہر معاملے کو خوب سوچتے ہو جس انجام میں کچھ بھی نقصان نظر آتا ہے چھوڑ دیتے ہو ذرا ان افعال شنیعہ اور حرکات قبیحہ کی سزاؤں پر بھی نظر کرو اور جو وعیدان میں وارد ہیں غور سے دیکھو قال اللہ تعالیٰ فَوَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ الَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ[1] ان نمازیوں کے لیے خرابی ہے جو اپنی نماز سے بے خبر ہیں۔ اے عزیز نماز میں کسل و سستی علامات نفاق سے شمار کیے گئے اِذَا قَامُوْٓا اِلَی الصَّلٰوۃِ[2] قَامُوْا کُسَالٰی اور امارات تکذیب سے ٹھہرے وَاِذَا قِیْلَ لَھُمُ ارْکَعُوْا لَا یَرْکَعُوْنَ[3] وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ دوسری جگہ اس سے زیادہ تصریح ہے اَقِیْمُوا الصَّلٰوۃَ وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ نماز برپا رکھو اور مشرکوں سے مت ہو جاؤ اسی جگہ سے بہت صحابہ و تابعین اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ تارک صلوٰۃ کو کافر کہتے ہیں اور امام اعظم رضی اللہ عنہ اگرچہ کافر نہیں کہتے مگر حبس دوام کا حکم دیتے ہیں اور تارک صوم کی نسبت بھی روایت ابو یعلی میں وارد کہ وہ کافر جائز القتل ہے، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَالَّذِیْنَ یَکْنِزُوْنَ الذَّھَبَ وَالْفِضَّۃَ[5] وَلَا یُنْفِقُوْنَھَا فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ فَبَشِّرْھُمْ بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ جو لوگ جمع کرتے ہیں سونا اور چاندی اور اسے خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے یعنی زکوٰۃ نہیں دیتے انھیں بشارت دے ساتھ دکھ دینے والی مار کے یَوْمَ[6] یُحْمٰی عَلَیْھَا فِیْ نَارِ جَھَنَّمَ فَتُکْوٰی بِھَا جِبَاھُھُمْ وَجُنُوْبُھُمْ وَظُھُوْرُھُمْ جس دن گرم کیا جاوے گا وہ سونا اور چاندی دوزخ کی آگ میں پھر داغے جاویں گی اس سے اُن کی پیشانیاں اور کروٹیں اور پیٹھیں ھٰذَا مَا کَنَزْتُمْ

[1] پارہ ۳۰ رع - [3] پارہ ۳۰ ، ع ۲۲

لِاَنفُسِکُمْ فَذُوقُوا مَا کُنتُمْ تَکْنِزُونَ یعنی ان سے کہا جاوے گا یہ وہ ہے
جو تم نے جمع کیا اپنی جانوں کے لیے پس چکھو جو تم جمع کرتے تھے۔ اور بعد بیان
فرضیت حج کے ارشاد ہوتا ہے وَمَنْ کَفَرَ فَاِنَّ اللّٰہَ غَنِیٌّ عَنِ الْعٰلَمِینَ
اور کفر جو کرے پس تحقیق خدا بے پرواہ ہے سب جہان سے۔ اور سرور عالم
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو وصیت فرماتے ہیں، کسی
شے کو خدا کا شریک مت ٹھہرا اگرچہ تو قتل کیا جاوے اور جلا دیا
جاوے اور ماں باپ کو ناراض نہ کر اگرچہ تجھے تیرے اہل و مال سے نکلنے
کا حکم دیں اور نماز فرض قصداً ہرگز مت چھوڑ کہ جو نماز فرض قصداً ترک
کرے گا عہد خدا اس سے بیزار اور دور ہو جاوے گا اور ہرگز شراب مت
پی کہ وہ سر ہر بدکاری کا ہے اور اپنے نفس کو معصیت سے دور رکھ
کہ معصیت سے غضب خدا کا نازل ہوتا ہے اور کافروں کے سامنے سے
مت بھاگ اگرچہ لوگ ہلاک ہو جاویں اور جب آدمیوں میں موت پڑے
اور تو ان میں ثابت رہ اور تونگری اپنی عیال پر صرف کر اور ان پر سے
اپنی لاٹھی ادب دینے کی نہ ہٹا یعنی تادیب کے لیے مارتا رہ اور انھیں
خدا کے حق میں ڈرا، اور فرماتے ہیں سات خصلتوں ہلاک کرنے والیوں
سے اجتناب کرو شرک باللہ اور جادو اور قتل اس جان کا جس کا قتل اللہ نے
حرام کیا مگر ساتھ حق کے اور سود خوری اور اکلِ مالِ یتیم اور کافروں کی لڑائی کے
دن یعنی مقابلے سے پیٹھ پھیرنا اور پارسا مسلمان کو بدکاری اور غافل عورتوں
کو زنا کا عیب لگانا اور فرماتے ہیں کہ خدا کے نزدیک کوئی گناہ بدخلقی سے
بڑا نہیں اس لیے کہ بدخلق کسی گناہ سے نہیں نکلتا مگر دوسرے میں پڑتا ہے
دوسری حدیث میں آیا ہے خلق بد اعمال کو اس طرح خراب کرتا ہے جیسے

Scanned with CamScanner

سرکہ شہد کو۔ ابن ابی الدنیا کی حدیث میں ہے اَمل کوتاہ کرو اور اپنی اجلیں
آنکھوں کے سامنے رکھو اور خدا سے حق شرمانے کا شرماؤ، اور فرماتے ہیں قیامت
کے دن ریاکار کو پکاریں گے اے فاجر اے غادر اے کافر اے خاسر تیرا
عمل گم گیا اور اجر تیرا حبط ہوا جا اپنا اجر اس سے لے جس کے لیے عمل کرتا تھا اور
فرماتے ہیں: دنیا اس کا گھر ہے جس کے لیے گھر نہیں اور اس کے لیے
وہ جمع کرے جسے عقل نہیں، اور فرماتے ہیں اگر دنیا اللہ کے نزدیک
مچھر کے بازو برابر قدر رکھتی کسی کافر کو اس سے ایک گھونٹ نہ پلاتا اور
فرماتے ہیں چاپلوسی اخلاقِ مومن سے نہیں مگر طلبِ علم میں، اور فرماتے
ہیں جس کے دل میں ذرّہ برابر کبر ہوگا بہشت میں نہ داخل ہوگا اور فرماتے
ہیں قیامت کے دن خدا تین شخصوں کی طرف نظر رحمت نہ کرے گا اور نہ
انھیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک مار ہے بوڑھا زانی اور جھوٹا
بادشاہ اور مفلس متکبر۔ اور فرماتے ہیں تین چیزیں ہلاک کرنے والی ہیں
بخل، مطاع اور ہوی متبع اور اچھا جاننا آدمی کا اپنی جان کو، اور فرماتے ہیں
صاحبِ حسد اور نمیمہ اور کہانت مجھ سے نہیں اور نہ میں اُن سے ہوں،
یعنی مجھ سے اور ان لوگوں سے کچھ علاقہ نہیں۔ اور ایک حدیث میں آیا ہے
شخص تین روز سے زیادہ مسلمان کو چھوڑے گا دوزخ میں جاوے گا۔ اور
فرماتے ہیں غصہ ایمان کو خراب کرتا ہے جیسے ایلوا شہد کو اور فرماتے
ہیں نشان منافق کے تین ہیں اگرچہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے اور اپنے کو
مسلمان گمان کرے جب بات کرتا ہے جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا
ہے خلاف کرتا ہے اور جب امین کیا جاتا ہے خیانت کرتا ہے اور فرماتے
ہیں سخی خدا سے قریب لوگوں سے قریب بہشت سے قریب دوزخ سے دور

ہے اور بخیل اللہ سے دور لوگوں سے دور بہشت سے دور دوزخ سے قریب ہے اور فرماتے ہیں لعنت کیا گیا بندہ دینار کا اور لعنت کیا گیا بندہ درہم کا اور فرماتے ہیں جو حاجت سے زیادہ عمارت بناوے قیامت کو اس کے اٹھانے کی تکلیف دیا جاوئے گا اور فرماتے ہیں جو رحم نہیں کرتا رحم نہیں کیا جاتا۔

دوسری حدیث میں ہے رحمت نہیں کھینچ لی جاتی مگر بدبخت سے اور پروردگار تقدس وتعالیٰ سے روایت فرماتے ہیں قسم مجھے اپنی عزت کی اپنے بندے پر دو خوف اور دو امن جمع نہ کروں گا دنیا میں مجھ سے ڈرے گا تو قیامت کو اسے نڈر کروں گا اور جو دنیا میں مجھ سے نڈر ہوگا قیامت کو خوف میں ڈالوں گا اور فرماتے ہیں قسم اس کی میری جان جس کے قبضہ میں ہے کوئی بندہ ایمان نہیں لاتا یہاں تک کہ دوست رکھے اپنے بھائی کے لیے جو اپنے لیے دوست رکھتا ہے اور فرماتے ہیں کیا نہ بتادوں تمھیں تین بڑے گناہ خدائے تعالیٰ کے ساتھ شریک کرنا اور ماں باپ کو ناراض کرنا اور جھوٹی گواہی دینا اور فرماتے ہیں صدق نیکی کی طرف ہدایت کرتا ہے اور نیکی بہشت کی طرف اور بتحقیق آدمی سچ بولتا ہے یہاں تک صدیق لکھا جاتا ہے اور جھوٹ فجور کی راہ دکھاتا ہے اور فجور دوزخ کی اور آدمی جھوٹ بولتا ہے یہاں تک کہ اللہ کے نزدیک کذاب لکھا جاتا ہے۔ اور فرماتے ہیں آدمی کے پاس نامۂ اعمال اس کا کھلا ہوا لایا جاوے گا عرض کرے گا اے میرے رب فلاں فلاں نیکیاں کہ میں نے کی تھیں کہاں گئیں کہ میرے نامے میں نہیں؛ ارشاد ہوگا بسبب لوگوں کی غیبت کرنے کے محو ہوئیں اور خلق کو فضیحت کرنے والوں اور عیب لگانے والوں کی نسبت فرمایا اللہ تعالےٰ انھیں کتوں کے چہروں میں اٹھاوے گا اور مسلمان پر لعنت کرنے والے کی نسبت

وارد ہوا اگر وہ مستوجب اس کا نہیں اس پر لعنت لوٹ آتی ہے اور یہی مضمون تکفیر مسلمان کے باب میں آیا ہے اور فرماتے ہر فحش بکنے والے کو جنت میں جانا حرام اور فرماتے ہیں بہت مبغوض خدا کو بہت جھگڑنے والا ہے اور فرماتے ہیں جب تو سُنے مرد کو کہ کہتا ہے لوگ ہلاک ہوئے پس وہ سب سے زیادہ ہلاک ہونے والا ہے۔

اور فرماتے ہیں جو دنیا میں دو رویہ ہو گا قیامت کو اس کی دو زبانیں آگ سی ہوں گی اور فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ غضب میں آتا جب فاسق مدح کیا جاتا ہے اور فرماتے ہیں زیادہ گناہ گار لوگوں میں زیادہ بیہودہ گو ہے اور نامحرم عورت کو دیکھنے کے باب میں فرماتے ہیں شیطان کے تیروں سے ایک مسموم تیر ہے' اور فرماتے ہیں قیامت کو سخت تر لوگوں سے عذاب میں مصوّر ہیں ایک روایت میں آیا ان سے کہا جاوے گا زندہ کرو جو تم نے پیدا کیا اور چوسر باز کے حق میں فرمایا گویا اس نے اپنا ہاتھ سور کے گوشت میں ڈبویا اور کبوتر باز کو کہ کبوتر کے پیچھے جاتا تھا کہا شیطان اپنے شیطان کے پیچھے لگا ہے اور فرماتے جو زنِ حائض یا عورت کے پیچھے سے جماع کرے یا کاہن کے پاس جاوے اور اُسے سچّا جانے بہ تحقیق منکر ہوا اُس کا جو محمد علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اتارا گیا اور فرماتے ہیں جسے قومِ لوط کا سا عمل کرتے پاؤ تو فاعل اور مفعول بہ دونوں کو قتل کرو اور چارپائے سے جماع کرے تو اسے اور اس کے ساتھ چارپائے کو بھی مار ڈالو اور فرماتے ہیں ماں باپ کی ناراضی سے اپنے کو بچاؤ بہ تحقیق بہشت کی خوشبو کہ ہزار برس کی راہ سے سونگھی جاتی ہے قسم خدا کی نہ سونگھے گا ماں باپ کو ناراض کرنے اور نہ قطع رحم کرنے والا اور نہ بوڑھا زانی اور نہ تکبّر سے ازار کھینچ کر چلنے والا جز ایں نیست کہ بڑائی خدا کے لیے

ہے جو سارے جہان کا پالنے والا ہے اور فرماتے ہیں خدا کی رحمت نہیں نازل ہوتی اس قوم پر جن میں قاطع رحم ہوتا ہے اور جو عورت مباشرت سے انکار کر کے شوہر کو ناراض کرتی ہے اس کی نسبت فرماتے ہیں کہ فرشتے صبح تک اس پر لعنت کرتے ہیں ۔ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مخنث مردوں اور ان عورتوں پر کہ مردوں کے ساتھ تشبّہ کرتی ہیں لعنت کی آپ فرماتے ہیں جس نے اپنے ہمسائے کو ایذا دی پس بہ تحقیق اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے خدا کو ایذا دی اور فرماتے ہیں واصل وہ نہیں جو نیکی کے بدلے نیکی .... بلکہ واصل وہ ہے کہ جب اُس سے قطع رحم کیا جاوے .... وصل کرے۔

بدی را بدی سہل باشد جزا ؛ اگر مردی اَحسِن اِلیٰ مَن اَسَاْ۔

اور فرماتے ہیں تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل کے لیے بہتر ہے اور میں تم میں اپنے اہل کے لیے بہتر ہوں اور فرماتے ہیں بدتر تم میں وہ ہے جو تنہا کھاتا ہے اور اپنی لونڈی غلام کو مارتا ہے اور فرماتے ہیں آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے پس دیکھ کس کے ساتھ دوستی رکھتا ہے ولنعم ما قال العارف الرومیؒ ابیات :

دور شو از اختلاطِ یارِ بد ؛ یارِ بد بدتر بود از مارِ بد[1] !

مار بد تنہا ہمیں بر جان زند ؛ یار بد بر جان و بر ایمان زند !

اور فرماتے ہیں بدگمانی سے دور رہو کہ بدگمانی سب باتوں سے زیادہ جھوٹی ہے اور لوگوں کے عیب تلاش نہ کرو اور آپس میں حسد نہ کرو اور بغض نہ رکھو

[1] بُرے بد مذہب دوست کی صحبت سے دور بھاگ کر برا دوست زہریلے سانپ سے بدتر ہے کہ زہریلا سانپ صرف جان لیگا اور برا دوست جان ایمان دونوں لیگا

اور باہم پیٹھ نہ پھیرو یعنی قطع انسیت نہ کرو اور خدا کے بندے آپس میں بھائی ہو جاؤ اور فرماتے ہیں جو ہمارے چھوٹے پر رحم نہ کرے اور بڑے کا حق نہ پہچانے ہم سے نہیں ۔ ایک روز آپ نے یاروں سے پوچھا مفلس کون ہے عرض کیا جو مال و متاع نہ رکھتا ہو فرمایا میری امت سے مفلس وہ ہے کہ قیامت کے دن نماز روزے اور زکوٰۃ کے ساتھ حاضر ہو اس حال پر کہ اسے گالی دی اور اسے تہمت زنا کی لگائی اور اس کا مال کھایا اور اس کا خون پیا اور اسے مارا نیکیاں اس کی ان لوگوں کو دی جاویں جب نیکیاں تمام ہو جاویں اور حقوق باقی رہیں مظلوموں کے گناہ اس پر ڈالے جاویں پس دوزخ میں ڈالا جاتا اسی طرح سب معاصی اور گناہوں کی نسبت وعید شدید وارد اور ان پر سخت سزائیں مقرر ہیں باوجود اس کے نفس کو خواہشوں سے نہ روکنا اور اس کے تھوڑے مزے کے واسطے بڑی بڑی مصیبتیں اور دوزخ کی تکلیفیں گوارا کرنا نری نادانی اور حماقت ہے بلکہ ان حرکتوں سے دنیا میں بھی ذلت اور رسوائی کے سوا کچھ حاصل نہیں ہر ذی عقل ایسے لوگوں کو بدرویّہ اور برا سمجھتا ہے اور ان پر طعن و تشنیع اور ملامت کرتا ہے ۔ بہت بدکار کسبیوں کی دھول جوتی اور گالیاں کھاتے ہیں اور آپ کو بہت دور کھینچتے ہیں وہ بھی ان خبیثات کی کہ اکثر رنڈیوں کی باندیاں اور قوم کی کولنیں اور چماریاں ہوتی ہیں ہزار طرح کی خوشامد اور چاپلوسی کرتے اور نخرے اور غمزے اٹھاتے ہیں نہ ان باتوں سے عزت جاوے نہ ان کی ریاست میں بٹہ لگے شراب خوار کیسی متعفن چیز جس کی بدبو سے طبائع سلیمہ کوسوں دور بھاگتی ہے زہر مار کرتے اور اس کے نشے میں بہک کر لوگوں کو اپنے پر ہنسواتے ہیں اور افیونی ایک کڑوی چیز کھا کر بھلے چنگے بدن کو سست اور عقل کو ضعیف کر دیتے ہیں اور پینک میں عجیب و غریب

حرکتیں کرتے ہیں چوروں اور جواریوں کی ذلت اور بھنگیڑوں کی حماقت اور نادانی اور لوگوں کی نگاہ میں بے قدری آفتاب نیم روز سے اظہر ہے اور قیامت کی رسوائی اور خرابی اس سے کروروں درجہ بدتر اور ارتکاب معاصی باعتماد اس کے کہ خدا رحیم وکریم ہے ہم کسی قدر گناہ کریں وہ اپنے فضل وکرم سے بخش دے گا اور ہمارے پیغمبر شفیع المذنبین ہیں شفاعت کر کے بخشوا لیں گے اور دروازۂ توبہ کھلا ہے وقت مرگ ہم توبہ کر کے گناہوں سے پاک ہوجاوینگے سخت جہالت اور حماقت ہے جس طرح خدا کا رحم وکرم نہایت نہیں رکھتا اس کا غضب اور قہر بھی بہت سخت ہے رحمت پر بھروسا کر کے گناہ کرنا اور اس کے قہر وغضب سے نہ ڈرنا حماقت کا مقتضی ہے اور اس کی قدرت پر اعتماد کر کے زہر نہ کھانا اور رحمت پر اعتماد کر کے ورطہ معاصی میں پڑنا نرا جنون و مالی خولیا ہے۔ کیا رحم وکرم اس پر واجب ہے اور وہ قہر وغضب نہیں کرسکتا، حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اِنِّی اَرٰی مَالَا تَرَوْنَ وَ اَسْمَعُ مَالَا تَسْمَعُوْنَ میں دیکھتا ہوں جو تم نہیں دیکھتے اور سنتا ہوں جو تم نہیں سنتے۔ اطت السماء وحق لہا ان تاط آسمان چرچرایا اور اس کے لیے چرچرانا واجب کیا گیا والذی نفسی بیدہ ما فیہا موضع اربعۃ اصابع الا وملک واضع جبہتہ ساجد للہ قسم اس کی میری جان جسکے قبضۂ قدرت میں ہے آسمان میں چار انگشت جگہ نہیں مگر ایک فرشتہ اپنی پیشانی رکھے خدا کو سجدہ کر رہا ہے وَاللہِ لَوْ تَعْلَمُوْنَ مَا اَعْلَمُ لَضَحِکْتُمْ قَلِیْلًا وَّ لَبَکَیْتُمْ کَثِیْرًا خدا کی قسم اگر تم جانتے جو میں جانتا ہوں تو تھوڑا ہنستے اور بہت روتے وَمَا تَلَذَّذْتُمْ بِالنِّسَاءِ عَلَی الْفُرُشَاتِ وَلَخَرَجْتُمْ اِلَی الصُّعُدَاتِ تَجْاَرُوْنَ اِلَی اللہِ اور عورتوں کے ساتھ بچھونوں

پر لطف نہ اٹھاتے اور جنگلوں کی طرف خدا کی جناب میں فریاد و زاری کرنے نکل جاتے حضرت ابراہیم علیہ السلام خدا کے خوف سے شب و روز کانپا اور رویا کرتے ایک روز جبرئیل علیہ السلام پیام لائے اے ابراہیم اس قدر کیوں روتا ہے کہیں تو نے دوست کو دوست سے ڈرتے دیکھا ہے کہا اے جبرئیل جس وقت اپنی خطا پر نظر کرتا ہوں سب دوستی بھول جاتا ہوں، اسی طرح تمام انبیاءؑ و مرسلین و ملائکہ مقربین اس کے خوف سے بید کی طرح کانپتے ہیں ہر چند سرورِ عالم صلے اللہ تعالےٰ علیہ وسلّم کو منصب شفاعت عنایت ہوا اور آپ کی شفاعت کبائر و صغائر کو شامل لیکن بعض مسلمانوں کا ارتکاب معاصی سے دوزخ میں جانا اور بشفاعت آپ کے اس سے نجات پانا بھی ثابت کیا۔ قرنوں دوزخ میں جلنا اور زقوم و حمیم کھانا پینا اور طرح طرح کی مصیبتیں جن کا ایک شمہ اہل دنیا پر تقسیم کیا جاوے ایک بھی زندہ نہ بچے اٹھانا سہل سمجھتے ہو کہ بے خوف و خطر خدا اور رسول کی نافرمانی اور شیطان اور نفس امارہ کی فرمانبرداری کرتے ہو تمام عمر کا عیش و عشرت ایک ساعت کے رنج و مصیبت دنیا سے مکدر ہو جاتا ہے دوزخ کے عذابوں اور تکلیفوں سے کب مقابل ہو سکتا ہے پھر اس تھوڑے آرام و راحت کے لیے ایسی سخت مصیبتیں گوارا کرنا دانائی ہے یا نادانی سوا اس کے شفاعت واسطے نجات مشروط بایمان ہے یہ کس طرح معلوم ہوا کہ باوجود اصرار معاصی وقت موت تک ایمان قائم رہے گا اکثر گناہوں سے انجام کو ایمان جاتا رہتا ہے شیطان جس نے اسّی ہزار برس عبادت و ریاضت کی بسبب تکبّر کے تمام خلق سے بدتر ہو گیا اور بنی اسرائیل کہ اسرائیل کہ پیغمبروں کی اولاد تھے حسد اور حبِّ دنیا اور دوستی مال و جاہ کے سبب حضرت

رسالت علیہ افضل الصلوٰۃ والتحیہ پر ایمان نہ لاتے اور قرآن میں صاف ارشاد ہوتا ہے انجام بدکاروں کا یہ ہوا کہ انھوں نے خدا کی آیتیں جھٹلائیں ثُمَّ کَانَ عَاقِبَۃَ الَّذِیْنَ اَسَآءُوا السُّوْٓءٰٓی اَنْ کَذَّبُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰہِ۔ توبہ آج سے کل آسان نہ ہوگی آب دیدہ سے وضو کر کے جناب الٰہی میں رجوع کرو کیا عجب دریائے رحمت جوش مارے اور لوث معصیت سے پاک کر دے ورنہ جڑ گناہ کی جس قدر زیادہ رہے گی زیادہ سخت ہوگی جب کل سخت تر دیکھو گے دوسرے دن پر ٹالو گے یہاں تک کہ موت سر پر ناگہاں آ جاوے گی پھر حسرت و ندامت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا اور گور میں یا قیامت کو اگر لاکھ بار توبہ کرو گے کوئی نہ سنے گا بلکہ گناہوں پر یہی اصرار ہے تو دنیا کا عیش و عشرت بھی جس کے لیے عذاب آخرت گوارا کرتے ہو قریب الزوال ہے وہ وقت نزدیک ہے کہ سرخ آندھی اور زلزلہ آوے اور کچھ لوگ زمین دھنس جائیں اور بعض کی صورتیں مسخ ہوں اور آسمان سے پتھر برسیں ترمذی کی حدیث میں وارد:

اذا اتخذ الفیٔ دولا والامانۃ مغنما و	یعنی جب غنیمتیں دولتیں اور امانت
الزکوٰۃ مغرما وتعلم لغیر الدین	غنیمت اور زکوٰۃ تاوان قرار دی جاوے
واطاع الرجل امرأتہ وعق امہ	اور علم حاصل کیا جاوے نہ واسطے دین
وادنی صدیقہ واقصی اباہ وظہرت	کے، مرد اپنی عورت کی فرمانبرداری
الاصوات فی المساجد وسادا	اور ماں کو ناراض اور یار کو نزدیک
بقبیلۃ فاسقھم وکان زعیم القوم	اور باپ کو دور کرے اور مسجدوں
ارذلھم واکرم الرجل مخافۃ	میں لوگ چلا کر بیہودہ باتیں کریں اور فاسق
شرہ وظہرت القینات والمعارف	قبیلہ اُن کا سردار اور ارذل قوم ان کا

وشربت الخمور ولعن آخر هذه
الامة اولها فارتقبوا عند ذلك
ريحاً حمراء وزلزلة وخسفا
ومسخا وقذفا وآيات تتابع
كنظام قطع سلكه فتتابع۔

کفیل ہو اور مرد بخوف اس کی شرارت
کے تعظیم کیا جاوے اور گانے والی لونڈیاں
اور باجے ظاہر ہوں اور شرابیں پی جاویں
اور اس امت کے پچھلے اگلوں پر لعنت
کریں تو ان امور کے نزدیک انتظار کرو
سرخ آندھی اور زلزلے اور زمین میں دھنسنے اور صورت بدلنے اور آسمان سے پتھر
گرنے اور قیامت کی نشانیوں کا ایک بعد دوسرے کے پہنچیں مانند لڑی کے
جس کا ڈور اکٹ جاوے پس پے درپے گریں یعنی اشیائے منظومہ۔

مسلمانوں یہ سب علامتیں اس زمانے میں موجود ہیں اب بھی ان حرکتوں
سے باز آؤ اور خدا سے ڈرو اور اندھوں کی طرح چاہ ضلالت میں مت گرو ان
مصیبتوں میں جن کے ذکر سے کلیجہ منہ کو آتا ہے اور خوف سے پتہ پھٹا جاتا ہے
مت پھنسو خدا تعالیٰ مجھے اور تمھیں ان بلاؤں اور دنیا وآخرت کے سب عذابوں
اور مصیبتوں سے بچاوے اور شیطان اور نفس امارہ کی پیروی سے بچا کر طریقِ
مستقیم شریعت اور اپنے حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی سنت پر ثابت
قدم رکھے اور وقت آخر ایمان کے ساتھ اٹھا کر اس جناب کی شفاعت اور
انواع کرامت سے مشرف فرماوے وھو بالاجابۃ جدیر وعلی مایشاء قدیر۔

دسواں فرقہ جامع عیوب عالم یعنی نفس امارہ اس ننگ بنی آدم کا کہ
باعتبار اس جامعیت کے حکم جماعت میں ہے رات دن شیطان کی خدمتگاری
کرتا ہے ایک دم یاد مولیٰ کی طرف راغب نہیں ہوتا شب و روز غفلت میں
گرفتار رہے اور نیک کاموں سے بے زار ہے

روز و شب کھانا ہے یا سونا تجھے ٭ چاہیئے اس حال پر رونا تجھے

اے نفس سرکش تو شرارت سے باز نہیں آتا اور ہر وقت نیا رنگ لاتا ہے[1]

چوں گرسنہ میشوی سگ میشوی ❊ سخت بدپیوند و بدرگ میشوی
چوں شدی تو سیر مرداری شدی ❊ بے خبر افتادہ دیواری شدی
پس دمے مردار و دیگر دم سگے ❊ کے کنی در راہ شیران خوش تگے

ہرچند لحاظ خدا اور رسول کو شفیع لاتا ہوں اور سکراتِ موت اور گور کی سختی اور محشر کے ہولوں اور دوزخ کے عذابوں سے ڈراتا ہوں اپنی شرارت اور کبر و نخوت سے ہاتھ نہیں اٹھاتا اے نادان تو دو حرف پڑھکر اس قدر مغرور ہوا کہ شہر میں سے کسی کو اپنے برابر نہیں جانتا دستار خواجگی سر پر رکھکر خلق خدا کو حقیر سمجھتا ہے اور ان پر طرح طرح سے طعن و تشنیع کرتا ہے تو بھی کتب درسیہ منطق و فلسفہ پڑھتا ہے معلوم نہیں غرض تیری اس سے کیا ہے اور بہت گناہوں میں مبتلا ہے اور جن سے بچتا ہے مجھے تجھ پر اعتماد نہیں خدا جانے کس لیے باز رہتا ہے اے احمق اپنے عیب نہ دیکھنا اور لوگوں کے عیوب پر نظر کرنا کب روا ہے بلکہ مسلمان حکمِ آئینہ میں ہیں درحقیقت وہ تیرے عیب ہیں جو ان میں دیکھتا ہے ہرچند تو کہتا ہے مجھے مسلمانوں پر طعن و تشنیع اور ان کی عیب جوئی مقصود نہیں بلکہ صرف خیرخواہی و نصیحت منظور ہے لیکن مجھے تیرے مکر و فریب و حیلہ و دغا سے سخت اندیشہ ہے شاید اس پردے میں اپنا کام نکالتا ہے، احمد بن ارقم بلخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ایک سال نفس نے جہاد کی رغبت دلائی میں نے سوچا خدائے تعالیٰ

---

[1] جب تو بھوکا ہوتا ہے تو کتا ہوتا ہے۔ سخت برے جوڑ اور برے رگ والا ہے۔
جب تو شکم سیر ہوا تو مردار ہوگیا۔ گری پڑی بے خبر دیوار تو ہوگیا۔
پس کبھی تو مردار ہے تو کبھی کتا ہے۔ تو شیروں کے مقابلہ میں عمدہ کب دوڑ سکتا ہے

Scanned with CamScanner

اُسے امارۃ بالسوء [1] فرماتا ہے یقیناً اس رغبت میں کچھ فریب ہے کہا اے نفس اگر تنہائی گھبرا کر اس حیلہ سے شہروں اور بازاروں کی سیر اور لوگوں سے ملاقات کیا چاہتا ہے تو میں جنگل کی راہ سے چلوں گا اور کسی سے ملاقات نہ کروں گا اس پر راضی ہوگیا پھر کہا بے ہتھیار دشمن سے لڑوں گا اور سب سے پہلے اپنی جان خدا کی راہ میں قربان کروں گا یہ بھی منظور کر لیا اس وقت میں حیران ہوا اور جناب الٰہی میں عرض کیا الٰہی تیرا کلام سچّا ہے اور میرا نفس جھوٹا مجھے اس کے مکروفریب سے آگاہ فرما، عنایت الٰہی نے اس کی غرض پر مطلع کیا کہ احمد میری کسی خواہش پر عمل نہیں کرتا رات دن تنہائی میں مجھے قتل کرتا ہے کاش میدان میں مارا جاؤں کہ ہر روز کی موت سے نجات اور لوگوں میں شہرت اور عزت پاؤں، اے نفس یوسف علیہ السلام باآں عظمت مقام فرماتے ہیں وَمَا اُبَرِّئُ نَفْسِیْ اِنَّ النَّفْسَ لَاَمَّارَۃٌ بِالسُّوْءِ [2] میں تیرے مکروفریب سے کیونکر بے خوف وخطر ہو جاؤں۔ خواجہ ابراہیم خواص رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے ملک روم میں ایک راہب کو جس نے ستّر برس سے رہبانیت اختیار کی تھی دیکھا فرمایا رہبانیت چالیس برس سے زیادہ نہیں، کہا اے ابراہیم اپنے نفس کو بند کیے اور خواہشوں کو روکے بیٹھا ہوں تا اس شوریدہ سر کے شر سے خلق کو بچاؤں یہ رہبانیت نہیں بلکہ سگبانی ہے اے ابراہیم کسی سے کام نہ رکھ اپنے نفس کی فکر کر اور اس سے غافل مت ہو کہ ہوائے نفس ہر روز نئی طرح کا لباس پہن کر دھوکا دیتی ہے ہزار طرح اس دُم سگ کو سنوار یئے کجی سے باز نہیں آتی اور ایک دَم کی غفلت میں زنجیریں توڑ کر قابو سے نکل جاتی ہے،

[1] نفس تو برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے۔ [2] اور میں نفس سے بیزار نہیں ہوں کہ بے شک نفس برائی کا بڑا حکم دینے والا ہے۔

پہاڑ ناخن سے کاٹنا سہل ہے اور اس گمراہ کو راہ پر لانا سخت مشکل ہے
سہل شیرے داں کہ صفہا بشکند ٭ شیر آں باشد کہ خود را بشکند
اس لیے مردان دین اس سے ہوشیار رہتے ہیں اور اس پر قہر و عتاب
اصل کار سمجھتے ہیں ایک بزرگ فرماتے ہیں مخالفت نفس مدار کام ہے
اور جو اسے شمشیر ریاضت سے ہلاک کرتا ہے مراد کو پہنچتا ہے مَنْ قتلَ
نَفسَهٗ فَانَادِیتُهٗ۔ کسی نے خواجہ جنید سے پوچھا وصل کسے کہتے ہیں فرمایا
ترک ہوا وٴ ہوس کو۔ خواجہ ابو تراب بخشی سے پوچھا توبہ کیا ہے؟ فرمایا
ہوا وٴ ہوس چھوڑنا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ
ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوَاهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا اس کی پیروی نہ کر جس کا دل ہم نے اپنی
یاد سے غافل کر دیا اور اپنی خواہش پر چلا اور کام اُس کا ضایع ہوگیا:۔
اَفَرَاَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوَاهُ کیا تو نے اُسے دیکھا جس نے اپنی
خواہش کو اپنا خدا ٹھہرالیا بَلِ اتَّبَعَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ بلکہ ظالموں
نے اپنی خواہشوں کی پیروی کی۔ وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوٰى فَيُضِلَّكَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ
خواہش کی پیروی نہ کر کہ خدا کی راہ سے تجھے بہکا دے گی۔ اِتَّبَعَ
هَوَاهُ فَتَرْدٰى یعنی جو خواہش پر چلے اس کا کہنا نہ مان کہ تو ہلاک ہوجائیگا
وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ
الْمَاْوٰى اور جو خدا کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرے اور نفس کو خواہش سے
روکے پس بیشک بہشت ہی اس کا ٹھکانہ ہے۔ اور حدیث وارد: تین
چیزیں آدمی کو ہلاک کرنے والی ہیں بخل اور ہوا اور عجب، بحر العلوم حاشیہ
میرزاہد جلالیہ میں ثابت کرتے ہیں کہ ہوائے نفس غلطی کا سبب ہے اگر

ریاضت سے یہ آفت زائل ہو تو فطرت انسانیہ بے قواعدِ منطق ادراک میں خطا نہ کرے بعض کاملین سے منقول ہے نفس کا پیرو اگر آسمان پر اڑتا ہے خدا سے دور ہے ؎

ہر کہ ایں سگ را کند بندِ گراں ؞ خاک او بہتر ز خونِ دیگراں[1]

ابراہیم خواص کہتے ہیں میں نے پہاڑ پر بہت انار دیکھے نفس نے خواہش کی چکھے تو کھٹے تھے نہ کھائے ناگاہ ایک دیکھا ہزاروں برّیں اس کے بدن سے لپٹی اور گوشت اس کا کھاتی ہیں قریب جا کر سلام کیا کہا وعلیک السلام یا ابراہیم۔ میں متعجب ہو کر پوچھا تم نے مجھے کس طرح پہچانا؟ فرمایا جو خدا کو پہچانتا ہے ہر شئے کو جانتا ہے۔ میں نے کہا تم کامل نظر آتے ہو دعا کیوں نہیں کرتے کہ خدائے تعالیٰ یہ برّیں دور کرے؟ فرمایا اے ابراہیم تو بھی خدا سے ایک حالت رکھتا ہے کس لیے دعا نہیں کرتا کہ خواہش انار کی تیرے دل سے دفع ہو اے ابراہیم زخم برّوں کا اس عالم میں اور زخم خواہش کا اُس عالم میں ہے ایک کامل کے نفس نے کسی کھانے کی طرف رغبت کی اتفاقاً وہ شئے اسی وقت میسّر ہو گئی تیس برس تک زبان پر نہ رکھی بعد تیس برس کے سرورِ عالم صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے خواب میں اجازت دی اس وقت کھائی پھر نفس کو دوسرے کھانے کی خواہش پیدا ہوئی فرمایا اے احمق اگر تیس برس تو فریاد کرے تو شاید حضرت حکم دیں اور بے حکم ان کے سو برس تک تیرے کہنے پر عمل نہ کروں گا۔ عتبۃ الغلام رحمۃ اللہ تعالےٰ علیہ نے عبدالواحد بن زید سے کہا: فلاں شخص وہ کام کرتا ہے جو مجھ سے نہیں ہو سکتے فرمایا وہ روکھی روٹی اور تو چھواروں کے ساتھ کھاتا ہے اگر تو بھی چھوہارے

---

[1] جو اس کتے (نفس) کو بھاری بیڑی میں جکڑ دے، اس کی مٹی دوسروں کے خون سے بہتر ہے۔

چھوڑ دے اس کے برابر ہو جائے اس دن سے عتبہ نے کبھی پکا کھانا نہیں کھایا اور ٹھنڈا پانی نہ پیا خمیر دھوپ میں خشک کر کے کھاتے اور پانی گرم کر کے پیتے۔ ایک کامل کے نفس نے گناہ کی خواہش کی گرم ریت پر لوٹتے اور فرماتے اے نفس ریت کی گرمی کا تجھ سے تحمل نہیں ہو سکتا دوزخ کی حرارت کہ اس سے کروروں درجہ سخت ہے کس طرح اٹھائے گا۔ احنف بن قیس چراغ پر انگلی رکھتے اور فرماتے اے نفس تو نے فلاں روز یہ کام اور فلاں دن یہ کام کیا احمد بن موسیٰ حضرمی نے نفس کی خواہش سے ایک نوالہ گرم روٹی کا مُنہہ میں رکھ لیا فورًا اتھوک دیا اور رو کر کہا خدایا شاید تجھے مجھ پر عذاب منظور ہے کہ خواہش کو مجھ پر مسلط کیا ہے توبہ کرتا ہوں معاف فرما لک بن صینعم فرماتے ہیں میں نے بازار بصرہ میں ایک ترکاری بکتے دیکھی نفس نے خواہش کی چالیس برس ہوئے آج تک نہیں کھائی۔ حسان بن سنان نے ایک کھڑکی دیکھ کر پوچھا کس نے بنائی ہے پھر نفس سے کہا تجھے اس کے پوچھنے سے کیا حاصل قسم خدا کی تجھے اس حرکت کی سزا دوں گا اور سال بھر روزہ رکھوں گا۔ ابوطلحہ نخلستان میں نماز پڑھتے تھے اس کے خیال میں رکعتوں کی گنتی بھول گئے باغ خیرات کر دیا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کی نماز عصر گھوڑوں کے دیکھنے میں قضا ہوئی سب گھوڑے قتل کرا دیئے۔ تمیم داری کی ایک رات سونے میں نماز شب قضا ہوئی اس کے جرمانہ میں سال بھر نہ سوئے۔ اے عزیز خواہش نفس اصل سب بلاؤں کی اور جڑ سب گناہوں کی ہے۔ قابیل کو اسی نے حسد کی رسی سے جکڑا اور فرعون کو حب ریاست کے جال میں پھانسا۔ موسیٰ علیہ السلام نے خضر پر دو اعتراض کیے صحبت برہم نہ ہوئی تیسرے میں خواہش کی بو پائی گئی لو شئت[1] لاتخذت علیہ اجرا

[1] تم چاہتے تو اس پر کچھ مزدوری لے لیتے

جدائی کی ٹھہری هٰذا فراق بینی و بینک زلیخا کو خواہش نے محتاج کر دیا اور یوسف علیہ السلام کو ترک ہوا نے صاحبِ تاج کر دیا ابتدا ہر بدی کی اسی مفسد سے ہے شیطان بے مدد اس کے دخل نہیں پاتا اُسے بھی اسی نے وادیٔ کبر و نخوت میں ہلاک کیا شیطان اگرچہ رگ و پے میں دخل کر سکتا ہے مگر دزد بیرونی ہے اور یہ گھر کا بھیدی اور دشمن درونی اور عداوت اُس کی ظاہر اور اس کی پوشیدہ ہے اور چھپا دشمن ظاہر دشمن سے بدتر کہ آدمی اس سے ہوشیار رہتا ہے اور یہ دھوکے میں ہلاک کرتا ہے ہر وقت گھات میں رہتا ہے جب فرصت پاتا ہے بصیرت پر پردہ ڈال کر راہِ حق سے بہکا دیتا ہے بلکہ یہ محبوب ہے اور انسان دشمن کی بات نہیں سنتا اور محبوب کی بات بے تامل قبول کرتا ہے حُبُّكَ الشَّیْءَ یعمی و یصم منصور حلاج فرماتے ہیں عَلَیْکَ بِنَفْسِكَ فَاِنْ لَمْ تَشْغَلْهَا شَغَلَتْكَ ؎

ترا با نفس کافر کیش کاریست[1] ✤ بدام آرش کہ او طرفہ شکاریست

گرت مارسیہ در آستین است ✤ بہ از نفسی کہ با تو ہمنشین است

آدمی کو چاہیے کہ ہر وقت اس مکار دغا باز سے ہوشیار رہے اور زجر و توبیخ اور نصیحت و ملامت اور تہدید و عتاب اور قہر و عذاب سے جس طرح ہو سکے قابو میں لائے ؎

نفس فرعونیست اورا خوار کن ✤ تا نیارد یاد از کفرِ کہن[2]

دشمن راہ خدا را خوار دار ✤ دزد را منبر منہ بر دار دار

اور اس کے خلاف پر کمر مضبوط باندھے اور لگام تقوے کی اس کے منہ میں دے یہاں تک کہ سرکشی اور شرارت سے باز آئے اور حق کا مطیع و منقاد

---

[1] تجھے نفس کافر کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا چاہیے کہ تو اسے دام میں لے آئے کہ وہ ایک شکار ہے۔ اگر تیری آستین میں کالا سانپ ہے یہ بہتر ہے اس نفس سے جو تیرا ہمنشین ہے [2] نفس فرعون ہے اسے ذلیل کرنا کہ پرانے کفر کی یاد تازہ نہ کرے۔ بدمذہب کو خوار جانو، دین کے چور کو منبر پر نہ بلکہ سولی پر جگہ دو

ہو جائے اُس وقت اس کی تعذیب سے ہاتھ اٹھائے کہ دشمن کو جب دوستی ظاہر کرے اور اضرار سے باز آئے ایذا دینا مروت سے بعید ہے فان جنحوا للسلم فاجنح لہا ہاں اس کی دوستی پر اعتماد بیجا ہے مبادا دوست بنکر دشمنی کرے سہ

برتواضع ہائے دشمن تکیہ کردن ابلہی است ٭ پائے بوس سیل از پا افگند دیوار را

اے عزیز اگر وقت اجابت میسر ہو دعا کر الٰہی اس رہزن کو راہ سے اٹھا اور مجھے اس کے مکر و فریب سے بچا۔

ابیات

نفس بگرفت سر تا پائے من
نمی تازد این نفس سرکش چناں
کہ بانفس و شیطاں برآید بزور
بمردان راہست کہ راہی بدہ
بپاگان کز الائشم دور دار
اے خدائے پاک بے انباز و یار
باد دہ مارا سخنہائے رقیق
ہم دعا از تو اجابت ہم زتو
گر خطا گفتیم اصلاحش تو کن
کیمیا داری کہ تبدیلش کنی
ایں چنیں مینا گریہا کار تست
اے مرہم ریش دل فگاراں
مگذار چنیں ذلیل و خوارم
سرگشتہ مکن مرا ازیں بیش

گر نگیری دست من از وائے من
کہ عقلش تواند گرفتن عناں
نبرد پلنگاں نیابد ز مور
وزیں دشمنانم پناہے بدہ
وگر زلتے رفت معذور دار
دست گیر و جرم مارا درگذار
کہ ترا رحم آورد واں اے رفیق
ایمنے از تو مہابت ہم زتو
مصلحے تو اے تو سلطان سخن
گرچہ جوئی خون بود نیلش کنی
ایں چنیں اکسیر ہا ز اسرار تست
وے چارہ کار خام کاراں
از راہ کرم برار کارم
بنمائے رہم بجانب خویش

Scanned with CamScanner

در وادیٔ معصیت اسیرم
ہر چند بد و گناہگارم
خجلت زدہ ام ز کردۂ خویش
چوں آمدہ ام بعذر خواہی

مگذار کہ تشنہ لب بمیرم
از لطفِ تو بس امیدوارم
وز شرم سرے فگندہ در پیش
نومید مکن مرا الٰہی!

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سیدنا ومولٰینا محمد وآلہ واصحابہ اجمعین

ضمیمہ

از: عبد الصمد قادری رضوی اورنگ آبادی

اب اس کتاب کے اخیر میں نجدی وہابی، دیوبندی وغیرہ کی اصلیت سے سنی مسلمانوں کی آگاہی کیلیے سرکار اعلیحضرت کے چند ایمان افروز فتاوے بطور ضمیمہ شامل کر رہا ہوں تاکہ غلامان مصطفٰے نجدی، وہابی، دیوبندی تبلیغی وہابی، مودودی وہابی، ندوی وہابی، نیچری، قادیانی، رافضی اور صلح کلی وغیرہم مرتدین زمانہ سے ناتا توڑ جدا رہ کر زندگی گزاریں اور دنیا سے با ایمان جائیں۔

حضرت مجددِ الفِ ثانی رضی اللہ عنہ اپنے مکتوبات جلد اول ص ۳۲۵ پر تحریر فرماتے ہیں خدا و رسول جل جلالہ وصلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی محبت ان کے دشمنوں کی دشمنی کے بغیر حاصل ہی نہیں ہو سکتی اسی جگہ یہ مصرع صادق آتا ہے ؎ ع

تولّا بے تبرّا نیست ممکن۔

یعنی کسی سے محبت ہو ہی نہیں سکتی جب تک اس کے دشمنوں سے نفرت و بیزاری نہ رکھے۔" اور تاجدارِ مارہرہ حضور محمد میاں قادری برکاتی علیہ الرحمۃ والرضوان فرماتے ہیں "یہ امر اپنی جگہ مسلّم ہے کہ آقائے دو عالم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دل و جان سے محبت عین ایمان اور جان ایمان ہے اور یہ محبت ہرگز سچی اور تمام نہیں ہوتی جب تک

حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دشمنوں کفار و مشرکین و مرتدین مبتدعین سے علیٰ حسب مراتبہم قلبی نفرت دلی عداوت حتی الوسع ان سے احتراز و مجانبت نہ ہو تولّا بے تبرّا صرف زبانی ڈھکوسلا موجبِ غضبِ ربّ جلّ وعلا ہے۔

اور خلیفۂ اعلیٰحضرت حضرت علامہ مولانا مفتی سید فتح علی شاہ القادری الرضوی سیالکوٹی علیہ الرحمۃ والرضوان "اربعین شدت" میں تصدیق فرماتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: محبّت فی اللہ اور بغض فی اللہ ایسا عمل خالص ہے جس کا مقابلہ دیگر عمل نہیں کر سکتے۔ حضرت موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ارشاد ہوا کہ ہمارے لیے بھی کوئی عمل کیا ہے؟ عرض کیا لَکَ صُمْتُ وَلَکَ اُصَلِّیْ وَسَبَّحْتُ وَصَدَّقْتُ، اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہوا روزہ تمہارے لیے ڈھال ہے اور نماز برہان ہے اور تسبیح شجرۃٌ فی الجنّۃ اور صدقہ سایہ ہے، یہ سب تو تمہارے لیے ہیں۔ عرض کی الٰہی! دُلَّنِیْ عَلٰی عَمَلٍ لَکَ یعنی جو عمل تیرے لیے ہے وہ ارشاد فرما۔ جواب ملا: میرے دوستوں سے محبّت اور دشمنوں سے بغض رکھنا۔" بطور نصیحت استاذ زمن حضرت علامہ حسن رضا بریلوی فرماتے ہیں

تجھ سے جو کہتا ہوں دل سے سن انصاف بھی کر ۔۔۔ کرے اللہ کی توفیق حمایت تیری

گر ترے باپ کو گالی دے کوئی بے تہذیب ۔۔۔ غصّہ آئے ابھی کچھ اور ہو حالت تیری

گالیاں انھیں شیطان لعین کے پیرو ۔۔۔ جنکے صدقے میں ہے ہر دولت و نعمت تیری

حشر کا دن نہیں جس روز کسی کا کوئی ۔۔۔ اس قیامت میں جو فرمائیں شفاعت تیری

انکے دشمن سے تجھے ربط رہے میل رہے ۔۔۔ شرم اللہ سے کر کیا ہوئی غیرت تیری!

ان کے دشمن کا جو دشمن نہیں سچ کہتا ہوں ۔۔۔ دعویٰ بے اصل ہے جھوٹی ہے محبت تیری

خیر اندیش: عبد الصمد قادری

۷ صفر ۱۴۲۱ھ۔ وارد حال نوری مسجد کلکتہ

Scanned with CamScanner

سدا اُسنیّوں پہ ہو رحمت کی بارش
وہابی پہ بجلی گرا تاج والے
زمانے میں جب تک زمانہ ہے باقی
رہے نام احمد رضا تاج والے

مسئلہ: از مراد آباد مدرسۂ اہلسنت بازار دیوان، مرسلہ مولوی ابو المسعود عبد الودود طالب علم مدرسۂ مذکور، یکم جمادی الاولیٰ ۱۳۳۶ھ۔

وہابی جو مشہور ہیں وہ کون سا فرقہ ہے اور ان کی اصل کہاں سے نکلی ہے؟ اور ان کے عقائد کیا ہیں اور ان کی بابت حدیث میں کیا وارد ہے بینوا توجروا۔

الجواب: وہابی ایک بے دین فرقہ ہے جو محبوبانِ خدا کی تعظیم سے جلتا ہے اور طرح طرح کے حیلوں سے ان کے ذکر و تعظیم کو مٹانا چاہتا ہے ابتداً اس کی ابلیس لعین سے ہے کہ اللہ عزوجل نے تعظیم سیّدنا آدم علیہ الصلوۃ والسلام کا حکم دیا اور اس ملعون نے نہ مانا۔ اور زمانۂ اسلام میں اس کا ہادی ذوالخویصرہ تمیمی ہوا جس نے روبرو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شانِ ارفع میں کلمۂ توہین کہا اور اس کے بعد ایک پورا گروہ خوارج کا اس طریق پر چلا جن کو امیر المومنین مولیٰ علی نے قتل فرمایا۔ لوگوں نے کہا حمد اللہ کو کہ جس نے ان کی نجاستوں سے زمین کو پاک کیا امیر المومنین نے فرمایا یہ منقطع نہیں ہوئے ابھی ان میں کے ماؤں کے پیٹوں میں ہیں اور باپوں کی پیٹھوں میں ہیں کلما قطع قرنٌ نشأ قرنٌ جب ان میں کی ایک سنگت کاٹ دی جائے گی دوسری سر اٹھائے گی حتی یخرج آخرھم مع الدجال یہاں تک ان کا پچھلا گروہ دجال کے ساتھ نکلے گا۔ اِس حدیث کے مطابق ہر زمانہ میں یہ لوگ نئے نئے نام سے ظاہر ہوتے رہے یہاں تک کہ بارہویں صدی کے آخر میں ابن عبد الوہاب نجدی اس فرقہ کا

سرغنہ ہوا اور اس نے "کتاب التوحید" (عربی زبان میں) لکھی اور توحید الٰہی عزوجل کے پردے میں انبیاء و اولیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام اور خود حضور اقدس سید الانام علیہ افضل الصلوٰۃ والسلام کی توہین دل کھول کر کی۔ اور اس کی طرف نسبت کر کے اس گروہ کا نام نجدی وہابی ہوا۔ ہندوستان میں اس فتنہ ملعونہ کو اسماعیل دہلوی نے پھیلایا۔ کتاب التوحید کا اردو ترجمہ کیا اوس کا نام تقویۃ الایمان رکھا دلی عقیدہ وہ ہے جو تقویۃ الایمان میں کئی جگہ صاف لفظوں میں لکھ دیا کہ "اللہ کے سوا کسی کو نہ مان اوروں کا ماننا محض خبط ہے"، اس کے متبعین جو گروہ ہیں عقائد میں سب ایک ہیں مگر اعمال میں یوں متفرق ہوئے کہ ایک فرقہ نے تقلید کو بھی ترک کیا اور خود اہل حدیث بنے یہ غیر مقلد وہابی ہیں اون کا سرگروہ نذیر حسین دہلوی اور پنجابی بنگالی تھے اور ہیں اور مقلد وہابیوں کے سرگروہ رشید احمد گنگوہی اور قاسم نانوتوی اور اب اشرف علی تھانوی جو ان لوگوں کو اچھا جانے یا تقویۃ الایمان وغیرہ ان کی کتابوں کو مانے یا ان کے گمراہ بددین ہونے میں شک کرے وہ وہابی ہے، وہابی کی علامت حدیث میں ارشاد ہوئی[۱] کہ ظاہراً شریعت کے بڑے پابند بنیں گے تحقرون صلاتکم عند صلاتہم وصیامکم عند صیامہم واعمالکم عند اعمالہم تم اپنی نمازوں کو ان کی نماز کے آگے حقیر جانو گے اور اپنے روزوں کو ان کے روزوں کے آگے اور اپنے اعمال کو ان کے اعمال کے آگے۔ یقرؤن[۱] القراٰن لا یجاوز تراقیہم قرآن پڑھیں گے مگر ان کے گلے کے نیچے سے نہ اترے گا یعنی دل میں اس کا کچھ اثر نہ ہوگا یقولون من خیر قول البریۃ باتیں بظاہر بہت اچھی کرینگے اور ایک روایت میں ہے من قول خیر البریۃ حدیث حدیث بہت پکاریں گے باایں ہمہ حال یہ ہوگا یمرقون[۲] من الدین کما یمرق السہم

---

[۱] ابوداؤد شریف جلد ثانی صفحہ ۲۵۶ [۲] ابن ماجہ شریف صفحہ ۱۵

من الرمیۃ، نکل جائیں گے دین سے ایسے جیسے تیر نکل جاتا ہے نشانہ سے۔ ثم لا یعودون پھر لوٹ کر دین میں نہ آئیں گے سیماہم التسبید اون کی علامت سر مونڈانا ہوگی مشمر الازار تہبند یا پائنچے بہت اونچے، ان کے عقائد کا بیان ہمارے رسالہ نور الفرقان اور رسالہ الکوکبۃ الشہابیہ میں ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(فتاوی رضویہ جلد یازدہم ص۳۸)

مسئلہ :۔ از قصبہ عمری ڈاکخانہ خاص ضلع مرادآباد مسئولہ غلام مصطفیٰ اسرار الحق انصاری قادری، ۱۲ محرم الحرام ۱۳۳۹ھ ہجری۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین صورتہائے مفصلہ ذیل میں کہ (۱) وہابی امام کے پیچھے اہلسنت وجماعت کی اقتدا، نماز پنجگانہ یا تراویح یا جمعہ یا عیدین یا نوافل یا نماز جنازہ میں درست ہے یا کیا حکم ہے (۲) زید مولویان فرقہ وہابیہ دیوبندیہ کو عالم دین سمجھتا ہے اور ان کی تعظیم و بھی کرتا ہے لیکن خود عالم نہیں ہے، اب زید مذکور اہلسنت وجماعت کی امامت کر سکتا ہے یا نہیں اور اس کی امامت سے نماز سنی کی صحیح ہے یا کیا؟ (۳) زید فرقہ وہابیہ دیوبندیہ کو برا سمجھتا ہے اور کہتا ہے لیکن ان امامت سے نماز بلا تکلف پڑھتا ہے اور عمرو سنی حنفی ہے اور وہابیہ کے پیچھے نماز پڑھنے سے احتراز کرتا ہے بخیال نہ ہونے نماز جائز کے لہذا زید مذکور کی امامت سے عمرو مذکور کی نماز صحیح ہوگی یا نہیں اور کیوں؟

(۴) امام جمعہ وہابی عقائد کا ہے اور صرف ایک ہی مسجد میں جمعہ ہوتا ہے آیا سنی اس کی امامت نماز جمعہ پڑھ سکتا ہے یا نہیں اور اگر نہیں تو کیا نماز ظہر ہی ادا کرے (۵) اگر امام جمعہ نمبران ۲ یا ۳ مذکورہ میں سے کوئی ہو اہلسنت و

Scanned with CamScanner

جماعت اس کے پیچھے نماز پڑھ سکتا ہے یا نہیں اور نماز صحیح ہوگی یا کیا؟ نیز نماز عیدین کے بارے میں ایسی صورت میں کیا حکم ہے؟ (۶) امام سنی المذہب ہے اور چار مقتدی جن میں سے ایک سنی کامل ہے اور باقی تین صور تہائے متذکرہ نمبر ۲ و ۳ کے ہیں ایسی حالت میں جمعہ قائم کر سکتے ہیں یا نہیں؟ (۷) نماز مغرب یا کسی وقت کی بہ جماعت ساتھ امام صور تہائے متذکرہ ۱ / یا ۲ / یا ۳ کے ہو رہی تو کیا سنی المذہب شریک جماعت ہو سکتا ہے یا نہیں اور تنہا پڑھنے کی حالت میں نماز صحیح ہوگی یا نہیں؟

(۸) حافظ نابینا کی امامت جائز ہے یا نہیں نماز پنجگانہ یا تراویح میں بشرطیکہ سوائے اس کے اور کوئی حافظ قرآن موجود نہیں ہے البتہ ناظرہ خواں چند ہیں؟ (۹) صور تہائے مذکورۃ الصدر نمبران ۲ یا ۳ میں سے اگر امام ہو تو نماز تراویح میں اس کی اقتداء جائز ہے یا نہیں؟

الجواب: (۱) وہابی کے پیچھے کوئی نماز فرض خواہ نفل کسی کی نہیں ہو سکتی نہ اس کے پڑھنے سے نماز جنازہ ادا ہو اگرچہ نماز جنازہ میں جماعت و امامت شرط نہیں ولہذا اگر عورت امام اور مرد مقتدی ہے نماز جنازہ کا فرض ادا ہو جائے گا کہ اگرچہ مقتدیوں کی اس کے پیچھے نہ ہوئی خود اس کی ہوگئی اور اسی قدر فرض کفایہ کی ادا کو کافی ہے مگر وہابی کی تو نماز تو خود باطل ہے لِاَنَّہٗ لادین لہ ولاصلوٰۃ لمن لا دین لہ۔ تو نہ اس کی اپنی ہو سکتی ہے نہ اس کے پیچھے کسی کی اگرچہ اس کا ہم مذہب ہو یا کسی قسم کا بدمذہب ہو سنی تو سنی واللہ تعالیٰ اعلم (۲) دیوبندیہ کی نسبت علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق فرمایا کہ وہ مرتد ہیں اور شفائے امام قاضی عیاض و بزازیہ و مجمع الانہر و درمختار وغیرہا کے حوالہ سے فرمایا کہ مَنْ شَکَّ فی کفرہٖ وعذابہ فقد کفر. جو انکے

اقوال پر مطلع ہو کر ان کے کفر میں شک کرے وہ بھی کافر اور ان کی حالت کفر و ضلالت اور ان کے کفری و ملعون اقوال طشت از بام ہو گئے ہر شخص کہ نرا جنگلی نہ ہو ان کی حالت سے آگاہ ہے پھر انھیں عالم دین جاننے تو ضرور متہم ہے اور ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ (۳) ابھی گزرا کہ دیوبندیہ کے کافر ہونے میں جو شک کرے وہ بھی کافر ہے صرف انھیں برا جاننا کافی نہیں تو جو انہیں قابل امامت سمجھتا ہے اس کے پیچھے نماز بیشک باطل محض ہے فَاِنَّہٗ مِنْھُمْ وَاللہ تعالیٰ اعلم۔ (۴) اہلسنت پر فرض ہے کہ اپنا امام سنی صحیح العقیدہ جمعہ و عیدین کے مقرر کریں وہابی کے پیچھے نماز باطل محض ہے اور شہروں میں جمعہ کا ترک حرام ہے واللہ تعالیٰ اعلم۔ (۵) اس کا جواب انھیں نمبروں میں گزرا۔ (۶) ایسی صورت میں جمعہ قائم نہیں ہو سکتا کہ اس کے لیے امام کے سوا کم از کم تین مقتدی درکار ہیں اور یہاں ایک ہی ہے باقی تین مقتدی نہیں اینٹ پتھر کی مورتی ہیں واللہ تعالےٰ اعلم۔ (۷) بارہا بتا دیا گیا کہ ان کے پیچھے نماز باطل اور خود ان کی نماز باطل، وہ نماز ہی نہیں لغو حرکات ہیں مسلمان اسی وقت اپنی جماعت قائم کریں اور جماعت نہ ملے تو اپنی تنہا پڑھے۔

(۸) نابینا کی امامت جائز ہے ہاں اگر اس سے افضل موجود ہو تو خلاف اولیٰ ہے، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۹) کتنی بار کہا جائے کہ کسی نماز میں اصلا جائز نہیں واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاویٰ رضویہ شریف جلد سوم
صـــ ۲۶۵ ر صـــ ۲۶۶۔

حضور بدر ملت کا فتویٰ

(۱) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر سے کیا بوقت نکاح اسے علم نہیں تھا کہ بکر غیر مقلد ہے بلکہ وہ سمجھ رہا تھا اور یقین کیے ہوئے تھا کہ بکر سنّی صحیح العقیدہ ہے۔ لڑکی دو تین مرتبہ جا چکی ہے تب معلوم ہوا کہ وہ غیر مقلد ہے۔ اب زید اپنی لڑکی کا نکاح ایک سنّی لڑکا سے کرنا چاہتا ہے زید کو شریعت کیا حکم دیتی ہے۔ آیا نکاح اوّل کا انعقاد ہوا یا نہیں؟ زید اپنی لڑکی کا دوسرا نکاح بغیر طلاق کے کر سکتا ہے یا نہیں؟ نیز لڑکی وہاں جانے کے لیے راضی نہیں ہے۔ احکام قطعیہ سے آگاہ فرمایا جائے۔

المستفتی: محمد سمیع اللہ، مہنداول، ضلع بستی (یوپی)

الجواب:- نکاح کے وقت اگر بکر غیر مقلد تھا تو نکاح منعقد ہی نہ ہوا۔ اور بعدِ نکاح وہابی ہوا تو اب نکاح باطل ہو گیا۔ لہٰذا زید اپنی لڑکی کا نکاح بلا حصول طلاق دوسرے سے کر سکتا ہے۔

وہابیت غیر مقلدیت اِرتِدادُ ہے اس لیے کہ کوئی وہابی اس زمانے میں ایسا نہیں ملے گا جو خود کو مُوَحِّد اور سنّیوں کو مشرک اعتقاد نہ کرتا ہو۔ جامع الفصولین میں ہے وَالمختار للفتوٰی فی هٰذه المسائل ان قائل هٰذه المقالات لو اراد الشتم ولا یعتقدهٗ کافرا لا یکفر وان اعتقدهٗ کافرا کفر اھ

وَالمَولیٰ تعالیٰ سُبحانَهٗ وَرَسُولُهٗ اَعلَمُ۔

کتبہ بدرالدین احمد القادری الرضوی

صدر المدرسین دارالعلوم اہلسنت فیض الرسول براؤں شریف، ضلع بستی (یوپی)

۱۳۷۹ھ

منقول از: فتاویٰ فیض الرسول جلد اوّل ص ۶۰۸

Scanned with CamScanner

Scanned with CamScanner